دہلیز پہ چاند

از قلم

سحر ساجد

"دہلیز پر چاند"

"حُداد ایسے مت کرو، یوں درمیان میں چھوڑ کر مت جاؤ۔۔ مم۔۔ میں کیسے مقابلہ کروں گی ان سب کا۔۔"
بے بس سی نظریں اٹھائے وہ چند قدم دور کھڑے انسان کو تک رہی تھی، جو اسے مسلسل نظر انداز کئے ہوئے تھا۔۔

"حداد یہاں تک تم ہی لائے تھے مجھے اب ایسے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔"
موبائل ہاتھوں میں پکڑے وہ مسلسل اسے پکار رہی تھی۔۔

"حداد اللہ کرے تمہارے موبائل کو آگ لگ جائے تم آگ بجھانے کو پانی ڈھونڈو، تمہیں وہ بھی نصیب نہ ہو۔۔ ساری گیم غارت کر دی میری جاہل انسان۔۔ دل کر رہا ہے موبائل سے رائفل نکال کر تمہارے سر پر دے ماروں۔۔"
سرخ چہرہ لئے وہ سامنے کھڑے حداد کو جلی کٹی سنائے جا رہی تھی جو غالباً گیم کے درمیان میں اپنی فون کال کے باعث اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"یار کتنی گنوار عورت ہو تم نظر نہیں آ رہا کال پر ہوں میں۔۔"

"عورت۔۔؟عورت ہو گی تمہاری وہ مسواک کی ڈنڈی جیسی دوست۔۔
ادھر فون دو مجھے زرا اس میں پوچھوں باجی کو گھر میں کوئی کام کاج نہیں ہوتا جو ہر وقت جونک کی طرح موبائل پر چپکی رہتی ہے۔۔"

کالی گھور آنکھوں کو مزید پھیلائے ایک جست میں صوفے سے اٹھتی وہ اسکی جانب بڑھی۔۔
اتنی صاف ستھری باتوں پر حداد کا منہ وا ہوا تھا۔۔

"ڈائن کہیں کی کر دی کال ڈراپ اس نے۔۔اب ہفتہ ناراض رہے گی۔۔"
غالباً دوسری جانب موجود نفوس اپنی تعریفیں من وعن سن چکا تھا۔۔

"بہت اچھا ہوا۔اللہ کرے ساری زندگی نہ مانے اب۔۔ منحوسیت پھیلا رکھی ہے جب سے تمہاری زندگی میں آئی ہے۔۔"

"میری زندگی میں اسی دن ہی منحوسیت چھا گئی تھی، جس دن تم اس دنیا میں نمودار ہوئی تھی۔۔"
بھنویں اچکائے وہ اسکے مقابل کھڑا ہوا تھا۔۔

"اچھا جاؤ دماغ مت خراب کرو میرا۔پتا نہیں اللہ جی نے یہ مخلوق بھی ہمارے گھر ہی اتارنی تھی۔۔"

ہاتھ جھلاتی وہ لاپرواہی سے بولے دوبارہ صوفے پر براجمان ہوئی۔۔

پاس کھڑے حداد نے آنکھیں چھوٹی کئے اس حسین سے فساد کو دیکھا تھا جو ہمیشہ سے اسکی دوستی میں فساد برپا کرتی تھی۔۔

مزید بحث کئے بغیر وہ دانت پیستا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

صوفے پر آلتی پالتی مارے وہ فون تھامے ایک مرتبہ پھر سے مصروف ہو چکی تھی۔۔

******

"سمیرا باجی۔۔اس سال کچھ زیادہ گرمی نہیں؟۔۔چولہے کے پاس تو مانو کھڑا ہونا محال ہے۔۔"

چولہے پر چڑھی ہانڈی میں چمچہ ہلاتی صوفیہ نے ڈوپٹے کے کونے سے ماتھے پر چمکتا پسینہ صاف کرتے گرمی کی شدت کا گلہ کیا۔۔

"بلکل میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔۔رمضان کیسے گزرے گا اس گرم موسم میں۔۔"

شیشے کے گلاس کپڑے کی مدد سے صاف کرتی سمیرا نے صوفیہ کی تائید کی۔۔

"اللہ صبر دینے والا ہے۔۔رمضان میں تو اللہ کے فضل سے برداشت کا مادہ بھی بڑھ جاتا ہے۔۔"

"ایسا ہی ہے۔۔پھوپھی جی کا کچھ پتا کب تک آئیں گی۔۔؟"

"حاکم بتا رہے تھے فون پر بات ہوئی تھی۔۔بول رہی تھیں پہلے روزے سے ایک دن قبل لاہور میں ہوں گی۔۔"

چولہا بند کرتے انہوں نے بتایا۔۔

"پھوپھی کے آنے سے پہلے ایک مرتبہ گھر کی صفائی اچھے سے ہو جائے بس۔۔"

"ہو جائے گی۔۔ہانڈی بن گئی ہے میں ہوا لگالوں کچھ دیر اتنے میں آپ روٹی ڈال لیں پھر مل کر کھانا لگاتے ہیں۔۔"

انکی بات پر سر ہلائے سمیرا آخری گلاس کیبن میں رکھتیں روٹی بنانے کی غرض سے چولہے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

****

"خدیجہ کچھ خوفِ خدا کیا کرو۔۔ماں گرمی میں کچن میں کھڑی جل رہی ہے، مجال ہے جو تم میں شرم پیدا ہو جائے۔۔"

ہال میں ہوا لینے کی غرض سے آئی صوفیہ کو صوفے پر براجمان موبائل کے ساتھ مصروف خدیجہ کو دیکھ کر مزید گرمی چڑھی تھی۔۔

"مجھے تو آپ سہی سلامت نظر آ رہی ہیں امی۔۔"

"زیادہ باتیں مت بناؤ، رمضان کی آمد ہے، گھر کی صفائی ستھرائی کی طرف دھیان دو۔۔" پیشانی پر بل ڈالے اسے ڈپٹا تھا۔۔

"امی رمضان میں روزے رکھے جاتے ہیں، عبادات کی جاتی ہیں، اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگی جاتی ہے، رمضان کی آمد پر کمر کس کر سارے گھر کو دھلوا کر کمر کا برکس نکالنے کا قانون میں نے کسی کتاب میں نہیں پڑھا۔۔ ہم لڑکیوں پر ترس کھائیں کچھ۔۔"

موبائل سائیڈ پر رکھے دکھی لہجہ اپنایا تھا۔۔

"خدیجہ تم زبان چلانے کی بجائے ہاتھ چلاؤ تو ایک کی بجائے دس گھروں کی صفائی ہو جائے۔۔ چلو اٹھو کم از کم اپنے کمرے کو صاف کرلو، پھوپھی جی بھی آنے والی ہیں۔۔"

"کل کی بجائے آج آجائیں دادی۔۔ آپ کی جلی کٹی سے تو بچی رہتی ہوں۔۔"

چپل پیروں میں اڑستے وہ منہ بنائے، پیر پٹختی سیڑھیوں کی جانب چل دی۔۔

پیچھے بیٹھیں صوفیہ نے ہمیشہ کی طرح سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

اکلوتی اولاد تھی۔۔ مگر خوب کس کر رکھی گئی تھی۔۔ گھر بھر کی لاڈلی خدیجہ حاکم گھر کے ہر کام میں ماہر تھی، ہاں وہ الگ بات تھی کچھ کرنے کا دل اسکے پاس نہیں تھا۔۔

****

ادھ کھلے دروازے سے منہ نکالے اس نے کمرے کے حال واحوال کا جائزہ لیا۔۔

سامنے ہی بیڈ پر براجمان منہ کے الٹے سیدھے زاویے بنائے حداد نظر آیا تھا۔۔غالباً غصہ ہنوز قائم تھا۔۔

"حداد۔۔کیا کر رہے ہو۔۔"
کمرے میں داخل ہوتے وہ حداد کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔

"اپنی قسمت کو رو رہا ہوں۔۔مزید مت رولانا۔۔"
تلخ لہجہ تھا۔۔خدیجہ نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔

"ناراض کیوں ہوتے ہو۔۔میں نے نوڈلز بنائے ہیں، آجاؤ مل کر کھاتے ہیں۔۔"
بیڈ پر اسکے سامنے بیٹھے بولی۔۔

"مجھے نہیں کھانے یار تم جاؤ۔۔"

"ایسے منہ کو ٹیڑھا مت کرو مزید خراب ہو جائے گا۔۔دیکھو ناراض مت ہو میں تمہاری دوست سے بات کرتی ہوں کہ وہ تم سے مزید ناراض مت رہے۔۔ٹھیک ہے ناں۔۔"

"مجھے معافی دے دو تم خدیجہ۔۔ابھی صرف ناراضگی ہے تم سے بات کرنے کے بعد دوستی بھی توڑ سکتی ہے۔۔"

حداد نے اسکے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔

"وعدہ کرتی ہوں، اب کچھ نہیں بولوں گی اسے۔۔اب چلو ٹھنڈے ہو جائیں گے۔۔"

ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ کھینچا تھا۔۔

"چل رہا ہوں۔۔"

بیڈ سے اترتے، چپل پہنے خدیجہ کے ہمراہ باہر کی راہ لی۔۔

وہ بہترین دوست اور کزنز تھے۔۔خوب لڑائی کے بعد فوراً مان بھی جاتے تھے۔۔

خدیجہ کا اس دنیا میں کوئی بہترین دوست تھا، تو وہ حداد امین تھا۔۔اور حداد امین کیلئے خدیجہ کسی سے بڑھ کر ہرگز نہ تھی۔۔

"ویسے وہ اتنی بھی کوئی حسینہ نہیں جو اس قدر نخرے دکھا رہی ہے۔۔"

باؤل میں کانٹے کی مدد سے نوڈلز کھاتے اس نے حسبِ عادت حداد کی دوست پر نشتر چلائے تھے۔۔

"تم چاہتی ہو کہ میں چلا جاؤں یہاں سے۔۔"
ماتھے پر بل ڈالے اسے وارننگ دی تھی۔۔

"مذاق کر رہی ہوں حداد۔۔ تمہاری دوست کو تو میں حسن کا تمغہ پہناؤں۔۔"
دانت نکوستے اس نے حداد کو دیکھا۔۔
مزید کوئی بات کئے بغیر حداد نے خاموشی کو اپنا ساتھی مانتے ہوئے اپنا دھیان نوڈلز کی جانب دلوایا تھا۔۔

****

"خدیجہ تیزی سے ہاتھ چلاؤ۔۔ تمہارے بڑے ابو پھوپھی جی کو لینے گئے ہیں۔۔ آنے والے ہوں گے بس۔۔"

کچن سے نکلتی سمیرا نے ہال میں ٹنگے فریم کی ڈسٹنگ کرتی خدیجہ کو پکارا۔۔

کپڑا ہاتھ میں تھامے اس نے صوفے پر نیم دراز حداد کو موبائل کے ساتھ مصروف دیکھے دانت پیسے تھے۔۔

"بڑی امی اپنے اس لاڈلے سپوت سے بھی کہیں کچھ کرنے کو۔۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے لیٹا صوفہ توڑ رہا ہے۔۔"

لہجہ کام کرنے کے باعث روہانسی ہوا تھا۔۔

حداد نے گردن صوفے سے اٹھائے اسکی جانب دیکھا۔۔

ڈوپٹہ کندھوں سے لیتے کمر پر باندھ رکھا تھا جبکہ بال اونچے جوڑے میں مقید تھے۔۔ بقول حداد کے وہ ایک حسین چڑیل تھی، جو صرف اپنی کالی گھور آنکھوں سے ہی اگلے کا کام تمام کر سکتی تھی۔۔

"رکو میں تمہاری مدد کرتا ہوں۔۔"

صوفہ چھوڑے وہ اسکی جانب آیا۔۔

"یہ دیکھو یہاں ڈسٹ باقی رہ گئی ہے۔۔یہ بڑے بڑے آنے استعمال کرو اور جلدی سے صاف کرو۔۔"

حداد کی مدد پر اسکا منہ کھلا تھا۔۔ایک تھپڑ اسکے کندھے پر جھڑتے بڑی امی کو پکار ڈالا۔۔

"خدیجہ منہ گھسانے سے بہتر ہے بندہ ہاتھ گھسا لے۔۔حداد اسے تنگ مت کرو ورنہ تمہارے ابو کو شکایت لگاؤں گی۔۔لسٹ دے رہی ہوں فوراً مارکیٹ پہنچو۔۔"

ایک فیصد بھی اثر نہ لیتے ہوئے اس نے خدیجہ کی جانب آنکھ دباتے اسے مزید تپایا تھا۔۔

پیر پٹختے دوبارہ کام میں مصروف خدیجہ کو دیکھ وہ مسکراتا کچن کی طرف چل دیا۔۔

****

کار کی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھلا تھا۔۔ باہر آنے والی ہستی کو دیکھ کر ایک مرتبہ سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگی تھی۔۔

سفید ڈوپٹے کے ہالے میں نورانی سی صورت والی بتول بیگم امین اور حاکم کی پھوپھی تھیں۔۔ اپنی دادی نہ ہونے کے باعث گھر کے بچے انہیں اپنی دادی کا درجہ دیتے تھے۔۔اور وہ سب تو تھے ہی دادی کے لاڈلے۔۔

سمیرا اور صوفیہ نے آگے بڑھتے محبت سے گلے لگا کر دادی سے دعائیں سمیٹی تھیں۔۔

"خدا کی پناہ سورج تو جیسے 'لور' کا دیوانہ ہوا ہے۔۔"

ہاتھ میں پکڑے رومال کی مدد سے ماتھے پر چمکتا پسینہ صاف کرتے گرمی کی دہائی دی گئی۔۔

"صبح نو بجے کی خبروں میں بتا رہے تھے۔۔ ملتان شدید برف باری کی لپیٹ میں ہے۔۔ دادی آپکے گٹے گوڈے سلامت ہیں ناں۔۔؟"

حداد نے شرارت سے لبریز آنکھیں لئے اپنی مسکراہٹ دبائے پوچھا۔۔

"نہیں پتر جی جم گئے ہیں۔۔ وہی گلانے تو لور آئی ہوں۔۔"

دادی کی بات پر باآواز بلند قہقہ لگا تھا۔۔

آگے بڑھتے حداد نے اپنے مضبوط بازؤں میں بھرتے دادی کا سر چوما۔۔

"انر جی چیک کر رہا تھا۔۔"

"پتر دادی ہوں تیری۔۔ میرا دادا مت بن۔۔"

ایک چپٹ کندھے پر رسید ہوئی تھی۔۔

باہر سے آتا شور سن کر خدیجہ آنکھیں ملتی باہر کی جانب آئی۔۔ غالباً گھر کو رگڑنے کے بعد وہ گہری نیند میں چلی گئی تھی۔۔

حداد کے ساتھ کھڑیں دادی کو دیکھ کر ایک مرتبہ اسکی آنکھیں واہوئی تھیں۔۔

"دادی۔۔"

باہنیں پھیلائے لمبا راگ الاپتی وہ دادی کی جانب دوڑی۔۔

"کیسی ہیں دادی۔۔پتا ہے کتنا یاد کیا آپ کو۔۔ایک رمضان میں برکتیں پھیلانے لاہور پہنچ جاتی ہیں آپ۔۔"

کٹ کے جپھی لگانے کے بعد شکوہ کیا گیا۔۔

"تُسی سے پُتر میری یاد وِچ ادھے وی نئ رے۔۔"

مسکرا کر طعنہ مارا تھا۔۔

"دادی میں نے سچ میں یاد کیا آپ کو۔۔"

منہ بناتے یقین دہانی کروائی تھی۔۔

"میری کستوری میں نے بھی تجھے بہت یاد کیا۔۔"

ایک مرتبہ پھر سے دادی پوتی ایک دوسرے کو گلے لگائے کھڑی تھیں۔۔۔

"یہ محترمہ کون ہیں۔۔؟"

حداد کے بھنویئں اچکائے سوال پوچھنے پر سب کی نظر گاڑی کے بیک ڈور کے پاس کھڑے نفوس پر پڑیں۔۔

سفید چادر میں لپٹی سادہ مگر پیاری سی لڑکی نے خود پر جمی سب کی نظریں دیکھ کر چادر تھوڑی آگے سرکاتے گھبراہٹ کے مارے تھوک نگلا تھا۔۔

"مُسفرہ ہے یہ میری پوتی جواد کی بیٹی۔۔"

دادی کے تعارف پر سب نے او کی شکل بنائی تھی۔۔

سب نے آگے بڑھتے اسے گلے سے لگایا۔۔

"کیسی ہو مسفرہ۔۔میں خدیجہ۔۔ پہچانتی ہو ناں۔۔ بچپن میں ملے تھے ہم ایک مرتبہ۔۔"

خدیجہ کے مسکرا کر تعارف کروانے پر مسفرہ بھی ہولے سے مسکرائی تھی۔۔

"چلو بھئی اندر چلو۔۔ پھوپھی جی چلیں چلتے ہیں اندر۔۔ حداد سامان اٹھا لاؤ۔۔"

امین کی بات پر سر ہلاتے سب گھر کے اندرونی حصے کی جانب چل دیے۔۔

حداد نے بھنوئیں اکٹھی کئے خدیجہ کے ہمراہ پاس سے گزرتی مسفرہ پر نظر ڈالی تھی۔۔چادر کا آدھے سے زیادہ حصہ منہ پر تھا۔۔کندھے اچکائے اس نے بیگ تھام کر اندر کی راہ لی۔۔

****

ہال میں پڑے صوفوں پر وہ سب براجمان گپ شپ میں مصروف تھے۔۔
خدیجہ اور حداد دادی کو درمیان میں بٹھائے گزرے دنوں کی رواداد سننے میں مگن دکھائی دے رہے تھے جبکہ مسفرہ سمیرا اور صوفیہ کے ہمراہ بیٹھی ان سب کو سن رہی تھی۔۔

"میرے زم زم کی کوئی خیر خبر۔۔"
باتوں کے درمیان دادی کچھ یاد آنے پر بولیں۔۔

"اتنا مبارک نام اتنے منحوس لوگوں کے لئے استعمال نہیں کرتے دادی۔۔"
منہ تھوڑا آگے کئے دادی کے کان میں سرگوشی کی جسے حداد باخوبی سن چکا تھا۔۔

"چل ہٹ ادھر سے۔۔ میرے پتر کو منحوس بول رہی۔۔ وہ دیارِ غیر میں بیٹھا مجھے ہر دو ہفتے بعد فون کر کے میری خیر خبر لیتا ہے اور تم دونوں کو یہاں رہتے بھی کبھی توفیق نہیں ہوئی۔۔"
ایک تھپڑ کندھے پر جھڑتے خدیجہ کے ساتھ حداد کو بھی لپیٹ میں لیا تھا۔۔

"دادی آپ اس کی خاطر ہمیں ڈانٹ رہی ہیں۔۔اتنا ہی ہمدرد ہے تو تین سال سے وہاں بیٹھا فون نہ کرتا۔۔"

کندھا ملتے دہائی دی گئی۔۔

"کام سے گیا ہے۔۔کوئی آوارہ گردی کرنے تھوڑی گیا ہے۔۔"

دادی کی بات پر خدیجہ نے سر جھٹکا تھا۔۔

"دادی انکا کانٹریکٹ ختم ہو گیا ہے۔۔ہو سکتا ہے عید ہمارے ساتھ ہی کریں۔۔"

حداد کے مسکرا کر وضاحت دینے پر سوائے خدیجہ کے سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

میسج کی بپ پر موبائل کی جانب دیکھتا وہ صوفے سے اٹھتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

****

"خدیجہ۔۔؟"

مسفرہ کی آواز پر موبائل پر مصروف خدیجہ نے سر اٹھا کر پاس بیٹھی مسفرہ کو دیکھا۔۔

وہ دونوں اس وقت خدیجہ کے کمرے میں موجود تھیں۔۔

"بولو مسفرہ۔۔"

مسکرا کر بولتے اس نے موبائل بند کئے سائیڈ پر رکھا۔۔

"میں تمہارے کمرے میں سو رہی ہوں۔۔ تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں۔۔"

اتنے معصومانہ انداز میں پوچھنے پر خدیجہ بے اختیار مسکرائی تھی۔۔

"ارے پاگل۔۔مجھے کیوں کوئی مسئلہ ہونے لگا۔۔تم بہن ہو میری، میرے کمرے میں رہ سکتی ہو۔۔"

"دادی کی بھی عجیب منطق ہے۔۔میں نے کہا بھی تھا میں انکے ساتھ رہ لوں گی۔۔"

"بھئی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں دادی۔۔جوان لڑکوں کا گھر ہے۔۔اور اتنی پیاری سی لڑکی ہے ہماری۔۔"

اپنی بات کہتے اسے دادی کے الفاظ یاد آئے تھے۔۔

"کستوری۔۔ مسفرہ تیرے کمرے میں تیرے ساتھ رہے گی۔۔ بھئی جوان لڑکوں کا گھر ہے۔۔ یتیم بچی میرے ساتھ ہے۔۔ کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی میں۔۔"

"اسطرح ان کو برا بھی لگ سکتا۔۔ کہ دادی کو ان پر بھروسہ نہیں ہے۔۔"
مسفرہ کے کہنے پر خدیجہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔۔

"تم الٹا سیدھا مت سوچو سب کو پتا ہے دادی کا۔۔ انکی بات کا کوئی برا نہیں مانتا۔۔ اب سکون میں رہو اور سو جاؤ۔۔ صبح پہلی سحری کیلئے جاگنا بھی ہے۔۔"
اپنی بات مکمل کئے وہ بیڈ سے اٹھتی واش روم کی طرف چل دی۔۔ پیچھے بیٹھی مسفرہ گہرا سانس بھرتے بیڈ پر کروٹ لئے سونے کی خاطر لیٹ گئی۔۔

****

ٹیبل کے گرد بیٹھے وہ سب سحری کے ساتھ ساتھ باتوں میں بھی مصروف تھے۔۔ سربراہی کرسی پر دادی پورے کروفر سے براجمان سب کے کھانے پر نظر رکھے ہوئی تھیں۔۔

"کستوری جا ایک مرتبہ پھر اسکو آواز دے آ۔۔"

چمچ منہ کی جانب لے جاتی خدیجہ نے منہ کا زاویہ ٹیڑھا کئے دادی کو دیکھا۔۔

"دادی میں تین مرتبہ جا چکی ہوں۔۔ وہ جاگ رہا ہے۔۔ بیڈ پر لیٹا ملیاں لگا رہا بس۔۔"

"ایک آخری مرتبہ جا۔۔ تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے۔۔ ابھی مولوی کی آواز آجائے گی۔۔"

دادی اور انکی فکریں۔۔

چار و ناچار اٹھتے وہ حداد کے کمرے کی جانب چل دی۔۔

دروازہ کھولتے ہی خالی بیڈ اسے نظروں کے سامنے آیا تھا۔۔اندر داخل ہوتے نظریں چاروں طرف دوڑائیں۔۔

سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل مسلسل وائبریٹ کر رہا تھا۔۔

سر کو آگے کئے فون پر بلنک ہونے والا نام پڑتے خدیجہ نے اپنی امڈنے والی ہنسی دبائی تھی۔۔

واش روم کا دروازہ کھلتے ہی وہ ایڑھیوں کے بل مڑی۔۔

"تمہارے چکر میں میری سحری بھی گول ہو رہی ہے۔۔اگر میں دادی کو بتا دوں کہ تم سونے کی بجائے یہاں اپنی انت الحیات کے ساتھ لگے ہو تو۔۔ تمہیں سحری کئے بغیر روزہ رکھوائیں گی۔۔"

کمر پر ہاتھ رکھے کڑے تیور لئے وہ بولی۔۔

"آ رہا ہوں بس۔۔میں نے تمہاری طرح ٹھوسنا تھوڑی ہے۔۔ایک پراٹھا اور سحری ڈن۔۔"

"زیادہ باتیں مت کرو۔۔اور اپنی اس ہوتی سوتی سے بولو یہ بھی کچھ کھالے۔۔ عید تک فرعون کی ممی نہ بن جائے۔۔"

سر جھٹکتے دروازے کی جانب بڑھتے لفظوں کے تیر چلائے تھے۔۔

"تم اپنی فکر کرو۔۔وہ ایسے ہی خوبصورت ہے۔۔"

"اگر وہ خوبصورت ہے تو پھر تو میں مِس پاکستان ہوئی۔۔"

"خدیجہ باز آجاؤ۔۔"

حداد نے دانت پیسے تھے۔۔

"پہلے تم باہر آجاؤ۔۔"

کھٹاک سے دروازہ بند کئے وہ یہ جا وہ جا ہو چکی تھی۔۔ پیچھے کھڑے حداد نے سر جھٹکا تھا۔۔

اسکی نئی نویلی انسٹا گرام کی دوستی تھی۔۔جواب قدرے پسندیدگی میں ڈھل چکی تھی۔۔ مگر وہ خدیجہ ہی کیا جو اسکی خوبصورت دوست کی شان میں قصیدے نہ سنائے۔۔

****

"پھوپھی جی۔۔ مسفرہ تو اپنی ماں کے پاس نہیں تھی۔۔آپ کے پاس رہنے آئی ہے کیا۔۔؟"
تخت پر بیٹھے سبزی کاٹتیں سمیرا نے پاس براجمان تسبیح پھیرتیں دادی کو مخاطب کیا۔۔ صوفیہ

بھی سمیرا کے ساتھ بیٹھیں سبزی کاٹنے میں مصروف تھیں۔۔

"اب بچی میرے پاس آگئی ہے۔۔اسکی ماں شادی کر رہی ہے۔۔ تبھی اسے میرے پاس بھیج دیا۔۔"

دادی کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔۔

سمیرا اور صوفیہ نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"کیا جاوید کی بیوی نے کوئی واویلا نہیں مچایا۔۔"

صوفیہ نے پوچھا۔۔

"واویلا بھی مچایا اور تین دن اپنے میکے بھی بیٹھی رہی۔۔ بھلا تم لوگ بتاؤ میری یتیم پوتی کتنا کھا لیتی ہے۔۔اسکی روٹی بھی بھاری ہے ان پر۔۔ایف-اے کے بعد پڑھائی بھی نہیں کر پائی۔۔ کبھی ماموؤں کے در پر اور کبھی چاچی کی کڑوی کسیلی سنتے دن گزر جاتا ہے۔۔"

لہجہ رنجیدہ ہوا تھا۔۔

جٹھانی اور دیورانی نے دکھ سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"جاوید کیوں نہیں کچھ بولتا۔۔ بھتیجی ہے اسکی۔۔ مرحوم بھائی کی نشانی ہے۔۔"

"بیوی قابو سے باہر ہے اسکی۔۔ گھر چھوڑ کر بھاگ جاتی ہے زرا سی بات پر۔۔ میری روٹی اس پر بھاری یہاں تو میری پوتی کی بات ہے۔۔"
سر جھٹکتے دادی نے اپنا غم بتایا تھا۔۔

"آپ کو کتنی مرتبہ کہا ہے پھوپھی جی۔۔ ہمارے پاس آجائیں۔۔ یہ گھر بار ہم سب آپ کے ہی ہیں۔۔ مگر آپ خود بضد ہیں۔۔"
حاکم انکے پاس پہنچتے بولے تھے۔۔ غالباً وہ انکی باتیں سن چکے تھے۔۔

"اللہ تم سب کو اور دے میرے بیٹے۔۔ مگر میں اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتی۔۔ جواد اور تمہارے پھوپھا کی یادیں ہیں وہاں۔۔ اور پھر وہ بھی تو یہی چاہتی کہ بوڑھی گھر سے نکل جائے اور میں

مالکن بن جاؤں۔۔"
ہاتھ مار کر بتانے پر سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی آئی تھی۔۔

"میں جاوید سے بات کروں گا۔۔ورنہ آپکو زبردستی اپنے پاس رکھ لیں گے ہم۔۔"
حاکم کے کہنے پر وہ کھل کر مسکرائی تھیں۔۔
صوفیہ اور سمیرا مسکراتیں، چیزیں سمیٹے کچن کی جانب چل دیں۔۔

****

"تو تمہاری امی شادی کیوں کر رہی ہیں۔۔ کیا انہیں تمہاری فکر نہیں۔۔؟"

زمین پر بچھے قالین پر آلتی پالتی مارے بیٹھی وہ مکمل مسفرہ کی جانب متوجہ تھی۔۔

"ماموں انہیں مجبور کر رہے ہیں۔۔"

سنجیدہ سا لہجہ تھا۔۔

"تو تم واپس کیوں آ گئی۔۔ تمہاری چچی کا رویہ تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہے۔۔ تم اپنے ماموں کے پاس کیوں نہیں رہتی۔۔ ایسے تم اپنی امی کے قریب بھی رہو گی۔۔"

"میری چچی کی طرح میری ممانی کو بھی میری انکے گھر موجودگی پسند نہیں۔۔"

"مجھے حیرت ہو رہی ہے۔۔ کیسی ممانی ہیں۔۔ میری ممانی تو میری دوست ہیں۔۔اور میری بڑی امی تو میری اپنی امی سے بھی بڑھ کر مجھے چاہتی ہیں۔۔"
اسکا لہجہ صاف تھا۔۔

"ہر کسی کی قسمت تمہارے جیسی نہیں ہے خدیجہ۔۔"
اپنی بات کہے وہ مسکرائی تھی۔۔ کرب سے لبریز مسکراہٹ۔۔ چھوٹی سی عمر میں پہلے باپ اور پھر ماں کی جدائی جھیلنے والی وہ پیاری سی لڑکی اپنے اندر غموں کا سمندر لئے بیٹھی تھی۔۔
ایک دادی کا سہارا نہ ہوتا تو جانے وہ کہاں جاتی۔۔

اسکی مسکرا کر کہی گہری بات پر خدیجہ کو خود پر غصہ آیا تھا۔۔درمیانی فاصلہ مٹاتی وہ اسے کندھوں سے تھامے گلے لگا گئی۔۔

"تم بہت بہادر ہو۔اللہ تمہیں بہت سی خوشیاں دے۔۔تاکہ تم اپنے پچھلے سب غم بھول جاؤ۔۔میرے سب رشتے تمہارے ہیں۔۔اور میں تمہاری بہن ہوں۔۔آئندہ اداس مت ہونا۔۔"

کمر تھپتھپاتے اسے تسلی دی تھی۔۔

مسفرہ اسکی محبت پر نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔

"تمہیں پتا ہے تمہاری مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔۔کسی کا بھی دل آسکتا ہے۔۔"

شریر لہجے میں بولتے اس نے آخر میں آنکھ دبائی تھی۔۔

مسفرہ کے لال گال دیکھ کر خدیجہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

"لڑکی تم میرے کہنے پر ہی لال پیلی ہو گئی ہو۔۔ سوچو جب میرے بہنوئی کہیں گے کہیں تم قومہ میں نہ چلی جاؤ۔۔"

خدیجہ کی بات پر وہ کھل کر مسکرائی تھی۔۔ خدیجہ اسکا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔

"چلو عصر پڑھ لیں پھر کچن میں چلتے ہیں افطاری کی تیاری دیکھنے۔۔"

خدیجہ کے کہنے پر سر ہلاتی مسفرہ وضو کی خاطر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

****

"واللہ۔۔ کیا خوشبو ہے۔۔"

کچن میں داخل ہوتے حداد نے گہری سانس کھینچتے ستائشی انداز اپنایا تھا۔۔

چولہے کے پاس کھڑیں خدیجہ اور مسفرہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔

"پکوڑے کون بنا رہا ہے۔۔"

سر آگے کیئے کڑاہی میں فرائی ہوتے پکوڑے دیکھتا بولا۔۔

"مسفرہ۔۔"

خدیجہ نے جواب دیا تھا۔۔

"آہاں۔۔ مس مسفرہ پکوڑے بنا رہی ہیں۔۔ دیکھئے گا ذرا میں پکوڑوں کے معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہیں کرتا۔۔

پکوڑے آر لائف۔۔"

مسفرہ پر نظر رکھے ہدایت دی تھی۔۔

"وہ تو مجھے پتا ہے تم پکوڑوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔۔"
مسکراہٹ دبائے خدیجہ نظر کڑاہی کی جانب رکھے بولی۔۔

"مطلب کیا ہے۔۔ تم اگر کسی اور جانب اشارہ کر رہی ہو تو باز رہو خدیجہ۔۔"

"تمہیں خود شک ہے تبھی کسی اور جانب لے گئے ہو۔۔"
اور پر زور دیتی وہ شریر سا مسکرائی تھی۔۔

"تم سے بات کرنا فضول ہے۔۔ مسفرہ تم نے میرے لئے پکوڑوں کی ایک پلیٹ الگ سے بنانی ہے۔۔"
مسفرہ نے بنا دیکھے سر ہلایا تھا۔۔

"یہاں دیکھ کر جواب دو۔۔ اتنا نروس کیوں رہتی ہو۔۔"

"تم نروس کر رہے ہو اسے۔۔ نکلو کچن سے بن جائیں گے پکوڑے۔۔"
بھنوئیں اچکائے خدیجہ وارننگ کے انداز میں بولی۔۔
کندھے اچکائے وہ ایک نظر مسفرہ پر ڈالتا کچن سے باہر نکل گیا۔۔

****

افطاری کے ٹیبل پر وہ سب بیٹھے سر گوشیوں میں لگے تھے جب دادی کی کر ہت آواز نے سب کو چپ کروایا۔۔

"تھوڑی جئ شرم کرو۔۔ بابرکت وقت ہے۔۔ دعا مانگو اللہ کے حضور۔۔"
سب پر نظر رکھے ڈپٹا تھا۔۔

"اس وقت اللہ اور بندے میں ایک پردے کا فاصلہ بھی نہیں ہوتا۔۔اور انسان اپنے اللہ سے جو مانگتا ہے۔۔ وہ اسے عطا کرتا ہے۔۔"
دادی کو سننے کے بعد سب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔

"دادی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔۔"

حداد نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"ہاں۔۔اگر صدقِ دل سے مانگی جائے تو ہر دعا قبول ہوتی ہے۔۔"

کچھ سوچتے اس نے کرسی کو گھسیٹتے سمیرا کے قریب لایا۔۔

"امی۔۔"

دعا مانگتی سمیرا نے بھنوئیں اچکا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"اگر میرے موبائل کو آگ لگی تو میں خودکشی کرلوں گا۔۔"

روہانسا منہ بنائے اس نے ماں کی دعا رد ہو جانے کی خواہش کی تھی۔۔

"حداد تمہارے ابو ساتھ بیٹھیں ہیں۔۔اپنی جگہ پر کھسکو۔۔"

سنجیدہ تیوروں سے ڈپٹ کھانے کے بعد وہ پر سکون انداز میں اب پکوڑے کھانے کی تیاریوں میں تھا۔۔

****

عشاہ کی نماز تراویح کے بعد وہ دونوں لان میں بیٹھیں باتوں میں مصروف تھیں جب مین گیٹ سے حداد آتا دکھائی دیا۔۔

لان میں انہیں بیٹھے دیکھتا وہ انکی جانب بڑھا۔۔

"حداد کتنی تراویح پڑھی ہیں۔۔"

خدیجہ کی جانب سے متوقع سوال آیا تھا۔۔

"پوری بیس۔۔"

اترا کر جواب آیا۔۔

مسفرہ دلچسپی سے انہیں سن رہی تھی۔۔

"آؤ بیٹھو کہیں تم لنگڑا نہ جاؤ۔۔ عرصے بعد اتنی دیر مسجد میں رہے۔۔"

"سہی کہہ رہی ہو۔۔ تم اپنا بتاؤ۔۔پیناڈول کی ضرورت تو نہیں۔۔"

وہ حداد تھا۔۔ڈھیٹ حداد۔۔

مسفرہ نے منہ نیچے کئے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی جو حداد سے مخفی نہ رہی۔۔

"واٹ ایور۔۔ میں چائے لے کر آتی ہوں۔۔ تم دونوں بیٹھو۔۔"

خدیجہ کے اٹھتے ہی مسفرہ بھی اٹھنے کو پر تولی تھی جب حداد کی پکار پر چار و ناچار دوبارہ کرسی سنبھال لی۔۔

"پکوڑے بہت اچھے بنائے تھے۔۔ آئندہ بھی تم ہی بنانا۔۔"

بغور اسکے نروس چہرے کو دیکھتے وہ بولا۔۔

"جی۔۔ضرور۔۔"

حداد کو چھوڑ کر نظر پورے لان پر تھی۔۔

وہ سر جھکائے مسکرادیا۔۔

اس لڑکی کی سادگی پیاری تھی۔۔یا شائد حداد کو پسند آئی تھی۔۔

****

دن ایک دوسرے سے نوک جھونک میں گزر رہے تھے۔۔ حداد کیلئے بھی دن اچھے ہی تھے۔۔ مسفرہ کے ہاتھ کے مزیدار پکوڑے ہر افطار میں دیکھ کر دل کو جیسے قرار سا آجاتا تھا۔۔

اپنے کمرے میں نیم دراز لیٹا وہ فون کی سکرین پر سکرولنگ میں مصروف تھا۔۔ چہرہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔۔

دروازہ کھولے خدیجہ نے پیشانی پر سلوٹیں ڈالے اسے دیکھا جس نے اسکے آنے کا بھی نوٹس نہیں لیا تھا۔۔

قدم بڑھاتے وہ بیڈ پر اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

"ہاد۔۔ کچھ ہوا ہے کیا۔۔ پچھلے دو دن سے دیکھ رہی ہوں۔۔ چپ چپ سے ہو۔۔"

اسکے کھڑے گھٹنے پر ہاتھ رکھے سوال کیا۔۔

حداد نے نظریں فون سے ہٹائے خدیجہ کو دیکھا۔۔

"کچھ بھی نہیں۔۔"

سنجیدہ سا جواب تھا۔۔

"کچھ تو ہوا ہے۔۔اپنی دوست کو نہیں بتاؤ گے۔۔ تمہاری انت الحیات ٹھیک ہے۔۔ کوئی لڑائی شڑائی چل رہی ہے۔۔"

اسکے پوچھتے ہی موبائل زور سے بیڈ پر پٹختا وہ سیدھا ہوا۔۔

"نام مت لو اسکا۔۔ رمضان کے بابرکت مہینے میں میرا دل بری طرح سے توڑ گئی ہے۔۔"

غصے سے جھنجھلائے جواب پر خدیجہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"غصہ نہ کرو روزہ خراب ہو جائے گا۔۔ پانی بھی نہیں پلا سکتی۔۔ خود ہی بتا دو ہوا کیا ہے۔۔"

"دو دن پہلے اسکا فون آیا تھا۔۔اسکی خالا افطاری پر آئی تھیں اور انگوٹھی ڈال کر چلی گئیں۔۔ کہہ رہی تھی۔۔ حداد میرا خیال دل سے نکال دو اب میں کسی اور کی ہو چکی ہوں۔۔"

حداد کی دکھ بھری داستان سنتے ہی خدیجہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔ حداد کی عجیب نظروں کو دیکھتے اس نے منہ پر ہاتھ رکھے مزید اڈتی ہنسی کو روکا۔۔

"واٹ اے سموتھ چوناہاد۔۔بغیر کسی رکاوٹ کے پرفیکٹلی ہموار طریقے سے لگایا گیا چونا۔۔"

وہ پھر سے ہنسی تھی۔۔

"تمہیں ہنسی آرہی ہے۔۔"

سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"رمضان کی برکت سے ہر بلا ٹلتی ہے۔۔لو یہ بلا بھی ٹل ہی گئی۔۔مجھے تو ویسے ہی پسند نہیں تھی۔۔چھپکلی جیئ۔۔نہ منہ نہ متھا۔۔"

"میں عید پر اس سے ملنے کے خواب دیکھ رہا تھا یار۔۔"

وہ روہانسا ہوا تھا۔۔

"اللہ نے تمہاری عید نہیں خراب ہونے دی۔۔شکر ادا کرو میں تو کہتی ہوں ابھی کھڑے ہو جاؤ جائے نماز پر۔۔عید تک مت اترنا۔۔کئ مہینوں کی بلا سر چڑھی تھی۔۔"

مخلصانہ مشورہ دیا تھا۔۔ حداد نے تنگ آتے آنکھیں گھمائی تھیں۔۔

"ویسے یہ کون سی خالہ اور پھوپھیاں ہیں جو افطاری پر آتی ہیں اور منگنیاں کر جاتی ہیں۔۔ ہمارے ہاں تو افطاری کے بعد سحری بھی ساتھ لے کر جاتی ہیں۔۔"

خدیجہ کے اپنے دکھ تھے۔۔ حداد کے چہرے پر دو دن میں پہلی دفعہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"تم بہت بڑی فلم ہو۔۔"

"ویسے تمہاری انت الحیات نے کر دیا تمہاری حیات کا انت۔۔ بہت ہی نرمی کے ساتھ۔۔"

بیڈ سے اٹھتی وہ پھر بھی باز نہیں آئی تھی۔۔ حداد نے کچھ بھی کہے بغیر سر دوبارہ فون میں دے دیا۔۔

چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد وہ مسکراتی باہر کی جانب چل پڑی۔۔

غالباً وہ جس چیز سے تنگ تھی۔۔ وہ بلا ہی سر سے اتر چکی تھی۔۔ حداد اسکا دوست اور بھائی تھا۔۔ اور اپنے دوست کیلئے وہ اسے ہر گز پسند نہیں تھی۔۔

"آہ۔۔ سکون۔۔ گہرا سکون۔۔"

بازو پھیلائے گہرا سانس بھرتی وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔

****

الارم کی آواز پر وہ آنکھیں ملتے اٹھ کر بیٹھی۔۔ساتھ جگہ خالی تھی، مطلب مسفرہ نیچے جا چکی تھی۔۔

بال کیچر میں مقید کئے وہ فریش ہونے کی غرض سے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔

سیڑھیاں اترتے اسے غیر معمولی گہما گہمی کا احساس ہوا تھا۔۔ٹیبل کے پاس پہنچتے ہی اسکی بچی کچی نیند بھک سے اڑی تھی۔۔

نظروں کے سامنے وہ پورے کروفر سے براجمان دادی کے ساتھ خوشگپیوں میں مصروف تھا۔۔اسکی موجودگی کے باعث باقی گھر والوں کے چہرے بھی پر رونق ہوئے تھے۔۔

کلین شیو کی جگہ اب داڑھی اور مونچھ نے لے لی تھی۔۔ بال درمیانے کٹے ہوئے تھے۔۔ جبکہ چوڑے شانے سفید ٹی شرٹ میں مزید واضح دکھائی دے رہے تھے۔۔
پہلے بھی خوبصورت تھا مگر اب تو نظر پڑتے ہی ماشاءاللہ بولنے کو جی چاہتا تھا۔۔

"استغفراللہ۔۔ کیوں دیکھ رہی ہو تم آنے پھاڑ پھاڑ کر خدیجہ۔۔"
سرگوشی نما آواز میں خود کو ڈپٹا تھا۔۔

دادی سے باتیں کرتے نظر سامنے خود کا بغور جائزہ لیتی خدیجہ پر پڑی۔۔
ادھ کھلے بال جوڑے اور گردن پر جھول رہے تھے۔۔ گلابی شیفون کا ڈوپٹہ آدھا سر اور آدھا کندھوں پر پڑا تھا غالبا جو سر پر ہی لیا گیا تھا۔۔
اپنی جگہ چھوڑتا وہ اسکی طرف بڑھا۔۔
عین خدیجہ کے سامنے کھڑے ہوتے وہ مسکرایا تھا۔۔

"کیسی ہو خدیجہ۔۔"
نرم سا انداز جو حازم امین کے لہجے کا خاصا تھا۔۔

"ٹھیک۔۔"
لٹھ مار جواب دیے وہ ٹیبل کی بجائے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

گردن موڑے حازم نے اسکے اکھڑے رویے کو محسوس کیا تھا۔۔

دادی کی آواز پر وہ اپنی سابقہ مسکراہٹ سجائے انکے ساتھ نشست سنبھالے سحری کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔

****

"پتا نہیں کدھر سے آگیا۔۔میرا رمضان خراب کرنے۔۔"
منہ میں بڑبڑاتے وہ کچن میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر دھپ سے بیٹھی تھی۔۔
صوفیہ کے ساتھ کھڑی مسفرہ نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"کیا ہوا تمہیں۔۔ صبح صبح کیوں موڈ خراب ہے۔۔"
اسکے پاس آتے سوال کیا تھا۔۔

"میری قسمت ہی خراب ہے۔۔"
پانی کا گلاس پکڑے وہ تنک کر بولی۔۔

"آج سحری کچن میں ہی کرلیں۔۔؟"
مسفرہ کے چہرے پر نا سمجھ اثرات دیکھ کر وہ بولی۔۔

"جیسا تم کہو۔۔"
مسکرا کر جواب دیتی وہ مڑ گئی۔۔

"خدیجہ سب تیار ہے۔۔بس اب یہ سب ٹیبل پر رکھنے کی زخمت کر دو۔۔"
صوفیہ کی آواز پر جھنجھلائی ہوئی اٹھی۔۔

"منحوس کہیں کا۔۔ میرا دن ہی منحوس کر گیا ہے۔۔ صبح صبح امی کی سلواتیں۔۔"
ہاتھ چلانے کے ساتھ ساتھ وہ منہ بھی چلا رہی تھی۔۔

"کسے سنائے جا رہی ہو لڑکی۔۔"
مسفرہ نے بلاخر پوچھا تھا۔۔

"وہ جو باہر آج صدرِ سحری بن کر بیٹھا ہے ناں۔۔اسکی جان کو رو رہی ہوں۔۔"

"لیکن کیوں۔۔ حازم بھائی تو اتنے اچھے ہیں خدیجہ۔۔ پورے خاندان میں میری پسندیدہ شخصیت۔۔"
مسفرہ کی حیرت قابلِ دید تھی۔۔

"مسفرہ یہ پانی کا جگ تمہارے سر پر الٹا دوں گی۔۔پسندیدہ شخصیت۔۔"

"انہوں نے کچھ کہا تمہیں۔۔ تین سال کے بعد آئیں ہیں اور تم انہیں کو سنے میں لگی ہو۔۔"

"حازم بھائی کی کچھ لگتی یہ پکڑو۔۔میں کچن کے دروازے میں کھڑی ہو کر چیزیں پکڑاؤں گی
۔۔تم نے ٹیبل پر رکھنی ہیں۔۔"
سالن کا باؤل اسے تھمایا تھا۔۔

"لیکن۔۔"

"ہاں بعد میں بتاؤں گی میری اماں۔۔ابھی جاؤ اور جلدی آؤ پھر سحری شروع کرتے ہیں۔۔"
مسفرہ کو ہدایت دیتی وہ پراٹھے رومال میں لپیٹے کچن کے دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔

****

نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کر کے وہ اٹھ کر ڈریسنگ کی طرف آئی۔۔خدیجہ کمرے میں نہیں آئی تھی ابھی۔۔

گاؤں میں وہ صبح سویرے اٹھنے کی عادی تھی۔۔ایک تو عادت دوسرا چچی کے کاموں کی بھی مجبوری تھی۔۔ مگر یہاں خدیجہ اسکی عادت بدل رہی تھی۔۔ فجر کے بعد وہ دیر تک سوتی تھیں۔۔

ڈوپٹہ سر سے اتار کر کندھے پر رکھتے اس نے بالوں کو جوڑے سے آزاد کروایا۔۔
لمبے گھنے بال کسی آبشار کی صورت اسکے کمر پر گرے تھے۔۔وہ خوبصورت تھی۔۔ سادہ سی، بنا کسی آرائش وزیبائش کے۔۔ گاؤں کی مانند قدرتی حسن رکھنے والی۔۔

دراز سے برش نکال کر بالوں کو آگے کئے برش پھیرتے اسے اپنی ماں کی یاد آئی تھی۔۔یہ بالوں کی خوبصورتی بلاشبہ انہی کی بدولت تھی۔۔
اپنے خیالوں میں مگن وہ برش پھیرنے میں مصروف تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ چونکی۔۔

حداد کو دیکھتے ہی برش ہاتھ سے گرا تھا۔۔ تیزی سے ڈوپٹہ سر پر رکھ کر وہ برش اٹھانے جھکی تو بالوں نے بھی اسکے ساتھ زمین کو سلامی دی تھی۔۔

اسکی گھبراہٹ دیکھتے حداد نے گہرا سانس بھرا۔۔

"میں ناک کر رہا تھا۔۔ کوئی ریسپونس نہیں ملا تو میں نے دروازہ کھول دیا۔۔"
ریسپونس ملتا بھی کیسے وہ خیالوں کی وادی کی سیر میں مصروف تھی۔۔ مسفرہ نے دل میں سوچا تھا۔۔

"خدیجہ کہاں ہے۔۔"

"کمرے میں نہیں ہے۔۔ شاید دادی کے کمرے میں ہے۔۔"
بنا حداد کو دیکھے جواب دیا۔۔
حداد کی نظر ڈوپٹے کی اوٹ سے بھی نکلتے اسکے سیاہ بالوں پر تھی۔۔ بال کانوں کے پیچھے اڑستے، اسکے نروس سے چہرے پر ایک نظر ڈالتا وہ دروازے سے مڑ گیا۔۔

اسکے جاتے ہی مسفرہ نے خود کو کوستے بالوں کو چٹیا میں باندھا۔۔ خدیجہ کے پیچھے اب وہ نہیں جا سکتی تھی کیونکہ حداد کی موجودگی اسے نروس کرتی تھی۔۔ جانے کیوں۔۔
لائٹ آف کرتی وہ بیڈ پر کروٹ لئے لیٹ گئی۔۔ مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

سیڑھیاں اترتے اسکا دھیان سیاہ بالوں کی جانب تھا۔۔ اوپر سے اسکا گھبرایا ہوا چہرہ جو اسے دیکھ کر ہمیشہ ہوا کرتا تھا۔۔ بہت لڑکیاں دیکھی تھیں۔۔ یونیورسٹی میں اسکی دوستیں بھی تھیں۔۔ مگر

آج تک ایسی ڈرپوک دبو سی لڑکی کبھی نہیں دیکھی، جسکا ایک لڑکے کو دیکھتے ہی رنگ فق ہوتا تھا۔۔اور پھر لڑکا بھی وہ جو چوبیس میں سے پندرہ گھنٹے اسکے آمنے سامنے ہی پایا جاتا۔۔

شاید اس میں اسکا قصور بھی نہیں تھا۔۔اسے ماحول ہی ایسا ملا تھا۔۔پہلے ماموؤں کے در پر اور اب چچا کی سرپرستی میں زندگی گزارنے سے اسکا اعتماد کہیں بہت دور رہ گیا تھا۔۔

آج پہلی مرتبہ مسفرہ کے بارے میں سوچتے حداد کو افسوس ہوا تھا۔۔وہ ایک اچھی لڑکی ہے،اور اچھی ہی زندگی ڈیزرو کرتی ہے۔۔

خدیجہ سے ملے بغیر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

****

دادی کی گود میں سر رکھے وہ آنکھیں بند کئے ہوئے تھی۔۔دادی کا ہاتھ اسکے بالوں میں آہستہ سے چلتا اسے سکون دے رہا تھا۔۔ویسے ہی دماغ صبح ہی صبح خراب ہو رہا تھا۔۔دادی کی آغوش میں آکر سکون سا مل گیا تھا۔۔

"کستوری۔۔نیند آرہی ہے تو سیدھی ہو کر لیٹ جا۔۔"
اسکی بند آنکھیں دیکھتیں وہ بولیں۔۔

"نہیں دادی۔۔نیند نہیں آئی ابھی۔۔"

"ایک بات بتا۔۔"

"پوچھیں دادی۔۔"

"میں دیکھ رہی تھی، تو حازم سے ٹھیک سے نہیں ملی۔۔لٹھ مار جواب دے کر یہ جا وہ جا۔۔"
دادی کا شکوہ سنتے سر گود سے اٹھائے وہ انکے مقابل بیٹھی تھی۔۔

"میں کیوں ملتی اس سے۔۔ میرا کیا لگتا ہے وہ۔۔"
پیشانی پر بل ڈالے وہ بولی۔۔

"تایازاد ہے تیرا۔۔"

"آپ بھول گئی ہیں دادی۔۔ جاتے جاتے کیا کر کے گیا تھا وہ۔۔"
لہجے میں نمی گھلی تھی۔۔

"بہت پرانی بات ہے خدیجہ۔۔ بھول جا اب۔۔"
ہاتھ تھامے اسکو قائل کرنے کی کوشش کی۔۔

"دادی آپ تو کم از کم ایسا مت کہیں۔۔ اللہ کے بعد آپ کو ہمراز بنایا تھا میں نے اور آپ اب بھی اپنے پوتے کا ساتھ دے رہی ہیں۔۔"
نہ چاہتے ہوئے بھی آنسو آنکھوں سے نکلتے گالوں پر بہے تھے، جنہیں فوراً اس نے ہتھیلی سے رگڑا تھا۔۔

"اتنا سخت دل نہیں بنتے۔۔لمبے عرصے کے بعد وہ واپس اپنے گھر آیا ہے۔۔اچھے سے بات کر۔۔پرانی باتوں پر مٹی ڈال دے اب۔۔"

اسکا چہرہ صاف کرتے پیار سے بولا تھا۔۔

"گھر میں بہت لوگ ہیں اسکے آگے پیچھے گھومنے والے۔۔ مجھ سے امید مت رکھیں دادی۔۔ کیونکہ مجھے حازم امین سخت ناپسند ہے۔۔"

غصہ اور نمی سے بھرپور لہجہ لئے وہ بولتی کوئی ضدی بچی لگ رہی تھی۔۔

"میرا اپنے بارے میں بھی یہی خیال ہے۔۔"

خدیجہ کی سانس لمحے بھر کو رکی تھی۔۔آنکھیں کھولے دادی کو دیکھا۔۔

مطلب وہ سن چکا تھا۔۔یااللہ۔۔حازم امین۔۔اللہ تم سے ایکسٹرا حساب لے گا۔۔

"میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں دادی۔۔"

آہستہ سی آواز میں دادی کو بتائے وہ اٹھتی،مڑ کر دروازے کی جانب آئی۔۔

دروازے میں استادہ حازم کو دیکھتی وہ رکی تھی۔۔

"راستہ دیں۔۔"

سنجیدہ لہجہ تھا۔۔حازم نے اسکا ہلکا گلابی ہوا چہرہ دیکھا۔۔چند لمحے بعد وہ دروازے کے سامنے سے ہٹ گیا۔۔

بنا اسکی جانب دیکھے وہ تیزی سے کمرے سے نکلی تھی۔۔

اسکے جاتے ہی حازم کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔۔دادی کا سنجیدہ چہرہ دیکھتا وہ انکی جانب آیا۔۔

"وہ سخت ناراض ہے۔۔"

"جانتا ہوں۔۔"

"دل دکھایا ہے تم نے اسکا۔۔"

دادی نے جتایا تھا۔۔

"یہ بھی جانتا ہوں۔۔لیکن انجانے میں۔۔"

"اب کیا کرو گے۔۔"

"کوشش۔۔"

یک لفظی جواب تھا۔۔

"وہ نہیں مانے گی۔۔"

"زبردستی نہیں کروں گا۔۔ لیکن پوری کوشش کروں گا۔۔ کہ وہ مان جائے۔۔"

"تیرے نال وی چنگا اے پتر۔۔"
تکیہ ٹھیک کرتیں وہ بولی تھیں۔۔

آگے بڑھتے حازم نے انہیں لٹایا۔۔

"اب آپ ایسا مت کہیں۔۔ آپ سب جانتی ہیں۔۔"

"آہو۔۔ مینوں سارے پھر کے کسیٹو۔۔"
حازم انکی بات پر مسکرادیا۔۔ سر آگے کئے انکا ماتھا چومنے کے بعد وہ مڑ گیا۔۔

دادی نے اپنے بچوں کی دائمی خوشیوں کیلیئے دعا کی تھی۔۔

****

ہال میں پڑے صوفے پر لیٹا وہ موبائل میں گیم کھیلنے میں مگن تھا جب دادی نے ایک چپات سر پر رکھی تھی۔۔

چونک کر وہ مڑا، دادی کو دیکھتے ہی سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔

"رمضان اے پتر۔۔انج تے تسی بہت نیک او۔۔ تھوڑا جیا رمضان داوی احترام کر لو و۔۔"

"یار دادی ابھی نماز ہی پڑھ کر آ رہا ہوں۔۔"

موبائل بند کئے سائیڈ پر رکھا۔۔دادی کا کیا بھروسا تھپڑ کی بجائے کوئی اور چیز سر پر دے ماریں۔۔

"یہ میری تسبیح ٹوٹ گئی ہے۔۔ جانے کیسے ابھی صبح تو بھلی چنگی تھی۔۔ جا بازار سے دھاگہ لے آ میں اسے پرو دوں۔۔"

"دادی باہر آگ برس رہی ہے۔۔ مسجد سے گھر تک آنے میں روزہ لگ گیا۔۔"
بیچارہ سا منہ بنائے وضاحت دی تھی۔۔

"میں کیا پڑھوں گی افطاری تک۔۔"
پیشانی پر بل ڈھلے تھے۔۔

"گھر میں ایک سو ایک تسبیح ہے دادی۔۔ کوئی بھی اٹھا لیں۔۔"

"یہ تیرے دادا کی نشانی ہے۔۔ عمرے پر جب گئے تب میرے لئے لائے تھے۔۔ اس کے بغیر سکون نہیں ملتا۔۔ اب عادت ہو گئی ہے۔۔"

مٹھی میں تھامی تسبیح کو دیکھتے وہ ماضی کو یاد کرتیں آسودگی سے مسکرائی تھیں۔۔

"اچھا جون ایلیا کی بہن مت بنیں۔۔افطاری کے بعد آپ کے لئے نیا دادا۔۔مم۔۔میرا مطلب نیا دھاگہ لے آؤں گا۔۔"

شرارتی لہجہ لئے وہ مصنوئی گڑبڑایا تھا۔۔دادی سر نفی میں ہلاتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

"تواڈا اوی قصور نئ۔۔اللہ نے ای شرم تو مرحوم رکھیا اے۔۔"

"..Allah knows us better Dadi"

اگر وہ بے شرم تھا تو پھر بے حد تھا۔۔

****

ہال کی بیرونی سیڑھیوں پر بیٹھی وہ گم سم نظریں آسمان پر ٹکائے ہوئے اپنی سوچوں میں مگن تھی۔۔

اچھی بھلی زندگی چل رہی تھی۔۔حازم امین نے ضرور اینٹری مارنی تھی۔۔

مشکل سے سمجھایا تھا خود کو۔۔اسکے سامنے آتے ہی دل پھر سے بے قابو ہونے لگتا ہے۔۔ جیسے میرا ہو ہی نا۔۔

جیسے۔۔ جیسے۔۔ حازم امین کا ہو۔۔استغفر اللہ خدیجہ۔۔ کیسی خوفناک سوچیں سوچ رہی ہو۔۔

گڑ بڑا کر سوچوں سے خود کو نکالا تھا۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟"

حداد کی آواز پر اس نے بنا رخ موڑے جواب دیا۔۔

"انتظار۔۔"

"کس کا۔۔"

اسکے کھوئے کھوئے سے لہجے پر وہ دو قدم آگے بڑھتا اسکے مقابل آیا۔۔

"ابو کے مسجد سے آنے کا۔۔ کھانا دے کر ایک ہی مرتبہ برتن دھولوں گی۔۔"

مسکراہٹ کے ساتھ جواب پر حداد نے اسکی جانب پانچ انگلیوں کا اشارہ کیا تھا۔۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔"

اپنی بات کہے وہ مڑ کر ہال کے دروازے سے اندر چلا گیا۔۔

"واقعی۔۔"

سر جھکائے وہ ہولے سے مسکرا دی۔۔

****

اپنے کمرے میں وہ لان کی جانب کھلنے والی کھڑکی کے سامنے کھڑا نظریں لان میں رکھے ہوئے تھا۔۔

موسم خوشگوار تھا تبھی وہ لان میں دکھائی دے رہی تھی۔۔ ہنستی 'مسکراتی 'مسفرہ سے باتیں کرتی ہوئی۔۔

ڈوپٹہ سر پر ٹکا رکھا تھا جس میں سے ہوا کے باعث چند لٹیں باہر نکلے چہرے پر رقصاں تھیں۔۔

مسفرہ اسے کچھ کہنے کے بعد کھڑی ہوئے اندر کی جانب بڑھی۔۔

خدیجہ کو اکیلی بیٹھے دیکھ وہ مڑ کر کمرے سے نکل گیا۔۔

اسکے پاس پہنچتے گلا کھنکارہ تھا۔۔

وہ جو اپنے دھیان میں بیٹھی تھی' حازم کو دیکھتے چونکی تھی۔۔اگلے ہی لمحے وہ پھر سے لاپرواہ بنی بیٹھی رہی۔۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔؟"

"آپکا گھر ہے۔۔جہاں مرضی بیٹھیں۔۔"

اسکے سنجیدہ سے جواب پر وہ مسکراتا اسکے سامنے کرسی سنبھال گیا۔۔

"ٹھیک کہا۔۔ گھر بھی میرا ہے۔۔اور گھر والے بھی میرے ہیں۔۔"

گھر والوں پر زور دیا تھا۔۔ ویسا ہی زور سے خدیجہ کا دل دھڑکا تھا۔۔

"تم مجھ سے ناراض کیوں ہو۔۔؟"

اسے خاموش دیکھ کر وہ پھر سے بولا۔۔

"ناراض اپنوں سے ہوا جاتا ہے۔۔اور آپ میرے کچھ نہیں لگتے۔۔ لہذا میں آپ سے ناراض بھی نہیں ہوں۔۔"

حازم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا گیا۔۔ مگر دل بھی زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔

خدیجہ۔۔ کنڑول خدیجہ۔۔ کیا چیز ہے یہ۔۔ جب سامنے آتا ہے۔۔ سب خراب کر دیتا ہے۔۔

"ایسامت کہو۔۔ لگتا تو بہت کچھ ہوں۔۔ تم مان نہیں رہی وہ الگ بات ہے۔۔"
دھیمی سے مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔۔
خدیجہ نے بھنوئیں اچکائے اسے دیکھا۔۔

"آپ میرے کچھ نہیں لگتے حازم امین۔۔ کوئی بھی مراقبہ لگانے سے پہلے سوچ لیا کریں۔۔"
لہجہ سخت تھا۔۔ جس پر حازم کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔

"تین سالوں میں شائد بات کرنے کا طریقہ تم بھول چکی ہو۔۔ اپنے لہجے کو درست کرو خدیجہ۔۔ کچھ بھی ہونے سے پہلے یہ یاد رکھو کہ میں تمہارا ٹیچر بھی ہوں۔۔"

"یہ لہجہ صرف آپ کے لئے ہے حازم امین۔۔"

اپنی بات کہے وہ رکی نہیں تھی۔۔نہ ہی حازم نے اسے روکا تھا۔۔

آنکھیں بند کئے اس نے خود کو پر سکون کیا۔۔

تب بھی اسی کا سوچا تھا۔۔ مگر کیا ہوا۔۔اسکی بے رخی اور ناراضگی سامنے آرہی ہے۔۔

****

"مسفرہ۔۔"

اپنے نام کی پکار پر وہ مڑی تھی۔۔سامنے حداد کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"جی۔۔؟"

"کیا تم سونے جا رہی ہو۔۔"

"جی کچھ دیر میں۔۔"

اندر ہی اندر حیران ہوئے جواب دیا۔۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔ فرتج میں نگٹس پڑے ہیں۔۔ کیا فرائی کر دو گی۔۔"

اسکی درخواست پر سر ہلاتی وہ کچن کی جانب چل دی۔۔ حداد بھی اسکے ساتھ ہو لیا۔۔

کڑاہی میں آئل ڈالے ہلکی آنچ میں اسے گرم ہونے رکھ دیا۔۔ حداد خاموشی سے کچن کی کرسی سنبھالتا موبائل کے ساتھ مصروف ہو گیا۔۔

کچھ وقت کے بعد پلیٹ میں نگٹس لئے وہ اسکے سامنے رکھ رہی تھی۔۔

"تم بھی بیٹھو۔۔"

موبائل بند کئے ٹیبل پر رکھا۔۔

"نہیں شکریہ میں کھانا کھا چکی ہوں۔۔"

"کھانا تو میں بھی کھا چکا ہوں لیکن پھر سے بھوک لگ گئی تھی۔۔"
اسکی زیادہ کھانے کی عادت پر وہ مسکرائی تھی۔۔

"مسکرانا سنت ہے۔۔ لیکن اگر مسکراہٹ خوبصورت ہو تو فرض بن جاتا ہے۔۔"
نظریں پلیٹ پر رکھے وہ بہت آرام سے مسفرہ کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔
مسکراتی نظروں سے اسکے پزل سے چہرے کو دیکھا۔۔

اسکے دیکھنے پر وہ سر ہلاتی کچن سے باہر نکل گئی۔۔ حداد کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔۔
کمرے کی جانب جاتی مسفرہ بھی ہولے سے مسکرا دی۔۔

****

ظہر کی نماز کے بعد دادی نے سب گھر والوں کو ہال میں اکٹھا کیا تھا۔۔

بڑوں کے چہروں پر اطمینان تھا۔۔ مطلب وہ بات سے پہلے سے ہی واقف تھے۔۔ جبکہ چھوٹوں کے چہرے سوالیہ نشان بنے تھے۔۔

"آپ سب سے بات کرنی ہے۔۔ خصوصاً اپنی خدیجہ سے۔۔"

اپنے نام پر اس نے دادی کے سنجیدہ چہرے کی جانب سوالیہ انداز میں دیکھا۔۔

"خدیجہ کیلئے میرے پاس شادی کا پیغام آیا ہے۔۔ میں چاہتی تھی سب کو پتا چلے اور خدیجہ کی رضامندی بھی پوچھ لی جائے۔۔"

جہاں مسفرہ اور حداد چونکے تھے وہیں خدیجہ کا ایک مرتبہ رنگ اڑا تھا۔۔

البتہ باقی سب پر سکون تھے بمع حازم امین۔۔

"چلیں پھوپھی جی۔۔ بتائیں سب کو۔۔"

حاکم کے کہنے پر دادی نے سر ہلایا۔۔

"حازم نے خدیجہ کا ہاتھ مانگا ہے۔۔"

کچھ لمحے کی حیرانی تھی۔۔ حداد اور مسفرہ کے چہرے بھی بڑوں کے ساتھ کھل اٹھے تھے۔۔

حازم بنا کسی تاثر کے خدیجہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ ملاحظہ کر رہا تھا۔۔

بظاہر وہ گم سم سی بیٹھی تھی مگر حازم اسکی کیفیت سے اچھے سے واقف تھا۔۔

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔۔۔

حازم امین۔۔ تم۔۔ تمہیں میں کس سند سے نوازوں۔۔ تم نے تماشہ سمجھ رکھا ہے ہر چیز کو۔۔ جب چاہا سب کے سامنے لگا لیا۔۔ بس اب۔۔

"مجھے یہ رشتہ ہرگز قبول نہیں ہے۔۔"

آنسوؤں پر پہرا باندھے ضبط سے سرخ چہرے کے ساتھ بولتی وہ سب کو حیران کر چکی تھی۔۔

حازم کے لبوں پر ہلکی سی مسکان نے اپنی جھلک دکھائی۔۔ جیسے وہ اس جواب سے واقف تھا۔۔

"خدیجہ کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔"
صوفیہ نے بازو سے پکڑے قریباً اُسے جھنجھوڑا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔ کون سی بدتمیزی۔۔ دادی نے کہا تھا مجھ سے میری رضامندی پوچھی جائے۔۔ اور میں اپنی رائے دے چکی ہوں۔۔"

"خدیجہ۔۔ پتر رشتہ تو ہر لحاظ سے بہترین ہے۔۔ تیرا انکار سمجھ نہیں آتا۔۔"
دادی نے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"دادی میرا انکار اٹل ہے۔۔"
ایک ایک لفظ پر زور دیتی وہ آہستہ آہستہ اپنا ضبط کھو رہی تھی۔۔

"جیسا خدیجہ چاہے گی۔۔ویسا ہی ہو گا۔۔"

بڑے ابو نے اپنی جگہ سے اٹھتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔خدیجہ کی نظر بڑی امی پر پڑی تھی۔۔خدیجہ کو دیکھتیں وہ بھی سر ہلاتیں مسکرادیں۔۔

"مطلب واہ بھئی۔۔اپنے ماں باپ کو کوئی فکر نہیں بیٹی کی۔۔"

دل میں سوچا تھا۔۔کچھ برا اپنے بڑے ابو اور بڑی امی کو دیکھ کر لگا تھا مگر انکے بیٹے کے آگے یہ گلٹی کچھ بھی نہیں تھی۔۔

"سمجھتا کیا ہے خود۔۔چہرہ دیکھو۔۔کوئی حیرانی نہیں کوئی پریشانی نہیں مطلب حد ہے۔۔اللہ جی اسکی جگہ دنیا میں مزید ایک پتھر کا اضافہ کر دیتے۔۔"

سر جھٹکتی وہ بنا کسی کو دیکھے اپنی جگہ چھوڑتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔

مسفرہ منہ کھولے ابھی ہوئی کاروائی کو ہضم کرنا چاہتی تھی۔۔حازم بھائی کا رشتہ موڑ دیا لڑکی نے۔۔

سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

البتہ حداد سنجیدہ تھا۔۔ غالباً سب کے سامنے بھائی کیلئے انکار اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا صوفیہ۔۔ کچا دماغ ہے۔۔ جذباتی بھی ہے۔۔ اللہ بہتر کرے گا سب۔۔"

صوفیہ کے پریشان چہرے کو دیکھتے دادی نے تسلی دی۔۔ سمیرا نے بھی انکی تائید کی تھی۔۔ یہی تو خوبصورتی تھی انکے خاندان کی۔۔ ہزار اونچ نیچ کے باوجود وہ دلوں میں کھوٹ نہ رکھتے تھے۔۔

****

بیڈ پر بیٹھے، تکیہ بازؤں میں دبوچے وہ خود کو کنڑول کرنے کے جتن کر رہی تھی۔۔
عرصے بعد وہ خود کو سمجھانے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔دادی اور انکے پوتے نے پھر سے چن

چڑھادیا۔۔
منہ تکیے میں دیے وہ رودی۔۔
دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ تکیے سے ہی آنسو رگڑتی سیدھی ہوئی۔۔
حداد سنجیدگی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔رونے کے باعث لال آنکھیں۔۔جوڑے سے نکلے

چہرے کے اطراف میں بکھرے بال۔۔
اگر وہ انکار کر چکی تھی تو اب یہ رونا کیوں۔۔

حداد کو دیکھتے ہی رُکے ہوئے آنسو پھر سے چل بہہ نکلے۔۔ایک ہی جست میں بیڈ سے اٹھتی وہ حداد کے سینے سے لگی رو دی۔۔

وہ جو اسے سے بازپرس کرنے آیا تھا۔۔اسے اس حالت میں دیکھتا سب بھول گیا۔۔
یاد رہا تو فقط اتنا کہ اسکی دوست اسکی بہن رو رہی تھی۔۔

کندھے اور سر پر بازؤں کا حصار بنائے اسے مضبوط سہارا دیا۔۔

"اب رو کیوں رہی ہو۔۔؟"

"تکلیف ہو رہی ہے۔۔"

"انکار کی۔۔"

"ہاں۔۔ مگر میرے انکار کی نہیں۔۔"
آنسوؤں کے درمیان وہ بول رہی تھی۔۔

"تم بس چپ ہو جاؤ خدیجہ۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمہارے اس طرح رونے سے۔۔"
سر کو تھپتھپایا تھا۔۔

"تم ناراض تو نہیں۔۔؟"
سر اٹھائے تصدیق چاہی تھی۔۔

"میں ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔مزید مت رونا میں نے ابھی شرٹ بدلی تھی۔۔"
شرٹ پر آنسوؤں کے نشان دیکھتا وہ شریر لہجے میں بولا۔۔

"حداد۔۔مجھے بہت سارا رونا ہے۔۔"
منہ بنائے کہنے پر حداد کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا۔۔

"میں تمہیں رونے نہیں دے سکتا۔۔ بھول جاؤ جو کچھ ہوا۔۔ تمہیں جو سہی لگا تم وہ کر چکی ہو۔۔اب پر سکون ہو جاؤ۔۔"
پیار سے بولتا وہ واقعی خدیجہ کے دل کو خوبصورت لگا تھا۔۔
اسکا دوست اور بھائی۔۔ایک سال بڑا ہونے کے باوجود وہ اسکا دوست ہی تھا۔۔ مشکل وقت میں

سہارا دینے والا اور اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے والا۔۔اسکا عزیز ترین حدادامین۔۔

****

افطار اس نے اپنے کمرے میں ہی کی تھی۔۔فلحال وہ کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔بلخصوص حازم کا۔۔

عشاہ کی نماز اور تراویح کے بعد وہ جائے نماز پر ہی بیٹھی اپنی سوچوں میں مگن تھی۔۔

بیڈ پر بیٹھی مسفرہ کئی دیر سے اسے یوں بیٹھے دیکھ رہی تھی۔۔بلاخر خدیجہ کے جائے نماز سے اٹھنے پر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

"خدیجہ۔۔تم مجھ سے بھی بات نہیں کر رہی۔۔"
خدیجہ نے اسکی آواز پر مڑ کر دیکھا۔۔

"تھوڑا سا موڈ خراب تھا۔۔میں نہیں چاہتی تھی، تمہیں کچھ الٹا سیدھا سنا دوں۔۔"

"یہاں آکر بیٹھو میرے پاس پلیز۔۔"
مسفرہ کے کہنے پر وہ جائے نماز رکھتی بیڈ کی طرف بڑھتے،اسکے سامنے بیٹھ گئی۔۔

"تم نے وعدہ کیا تھا۔۔تم مجھے سب بتاؤ گی۔۔"
خدیجہ کا ہاتھ تھامے بات شروع کی تھی۔۔

چند لمحے سنجیدہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"حازم کے آسٹریلیا جانے سے پہلے بڑی امی اور بڑے ابو نے میرا ہاتھ مانگا تھا۔۔حازم سے پوچھے بغیر۔۔جب حازم کو معلوم پڑا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔۔ بلکل ایسے ہی۔۔سب کے سامنے۔۔منہ پر انکار پھینکا تھا۔۔"

"خدیجہ۔۔یہ کوئی بہت بڑی بات تو نہیں تھی۔۔تم خود کو بے وجہ ہلکان کر رہی ہو۔۔مجھے اصل وجہ بتاؤ۔۔ان سب میں وہ بات۔۔جو تم چھپا رہی ہو۔۔"

"میں کچھ بھی نہیں۔۔۔"

"نہیں خدیجہ تم چھپا رہی ہو۔۔بتانا نہیں چاہ رہی وہ الگ بات ہے۔۔"
اسکی بات کاٹتی وہ بولی۔۔

"میں بہت چھوٹی تھی۔۔ مجھے نہیں معلوم کیسے۔۔ لیکن حازم کو پسند کرنے لگی تھی۔۔ وہ گھر اور گھر سے باہر میری زندگی میں میری پسندیدہ شخصیت تھے۔۔ان کے بعد کوئی بھی دل کو اچھا نہیں لگا۔۔"

آنسوؤں کے باعث گلا رندھا تھا۔۔ گہری سانس بھرتے وہ پھر سے بولی۔۔

"انکا سنجیدہ رویہ ہی مجھے مزید انکو پسند کرنے پر مجبور کرتا تھا۔۔ جب میرا ہاتھ مانگا گیا۔۔ میں بہت خوش تھی۔۔ انکار کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔۔ بھلا حازم کیوں انکار کرے گا۔۔ کیا کمی ہے مجھ میں۔۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔۔ یہ کہہ کر کہ مجھ میں بچپنا ہے۔۔ میں انکے مزاج کے مطابق نہیں ہوں۔۔"

وہ رکی تھی۔۔ مسفرہ اسکا ہاتھ تھامے خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔۔

"میرا دل توڑا تھا حازم نے۔۔ ہوش بھی نہیں سنبھالا تھا تو حازم کو دل میں بسایا تھا۔۔ انکے انکار نے بہت رلایا مجھے۔۔ بچپنا انکار کا جواز نہیں تھا۔۔ میں سمجھتی تھی۔۔ میں خوبصورت ہوں، مجھے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔۔ اور میرے پسندیدہ شخص نے مجھے انکار کر دیا۔۔"

چند ثانیے کے بعد وہ پھر سے بولی۔۔

"میں فزکس میں تھوڑا ویک تھی۔۔ حازم مجھے فزکس پڑھاتے تھے۔۔اور میں صرف انکا چہرہ پڑھتی تھی۔۔میں نے کبھی نہیں سنا وہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔بس انکو بولتے دیکھا کرتی تھی۔۔ میری پسند کا کتب مینار دن بدن بڑھتا ہی چلا گیا۔۔اتنے غور سے فزکس پڑھ لی ہوتی تو آج نیوٹن کی جگہ میرے لاء چھپ رہے ہوتے۔۔ مگر وہ ایسے انکار کر کے گئے جیسے میں فیڈر لئے سارے گھر میں گھومتی ہوں۔۔ بچپنا ہے۔۔میں کیا کہوں بڑھاپا ہے۔۔ تبھی انکار کر رہی۔۔؟"

سنجیدگی سے بات کرتے کرتے وہ آخر میں اپنی جون میں لوٹی۔۔ مسفرہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

"اب تو تمہیں تمہاری پسند ملنے جا رہی تھی۔۔ پھر انکار کیوں۔۔"

"عزتِ نفس پسند سے بڑھ کر ہے۔۔"

"اسے انا بھی بولتے ہیں۔۔"

"جو بھی سمجھو۔۔ مگر اب حازم نہیں چاہیے۔۔"

"دل کو تسلی اچھی دے لیتی ہو۔۔"

مسفرہ نے جتایا تھا۔۔

"تسلی سے رہی ہوں۔۔ سمجھ جائے گا۔۔"

بیڈ سے اٹھتے وہ بنا اسکی جانب دیکھے بولی۔۔

مسفرہ نے دل ہی دل میں اسکی دائمی خوشیوں کی دعا مانگی تھی۔۔

****

اپنے کمرے میں لان کی جانب کھلنے والی کھڑکی کے سامنے وہ سگریٹ سلگائے کھڑا تھا۔۔سوچوں کے پردوں میں محض کالی گھور آنکھوں والی خوبصورت سی لڑکی تھی۔۔

آج جو کچھ بھی ہوا۔۔اسکی کوئی فکر حازم کو نہیں تھی۔۔وہ پہلے سے ہی اس انکار سے واقف تھا۔۔مگر اب انکار اقرار میں کیسے بدلا جائے اسکی فکر تھی۔۔

تین سال پہلے انکار کی وجہ بھی وہی تھی۔۔ہر وقت حداد کے ساتھ شرارتیں کرنا، بڑوں سے لاڈ اٹھوانا۔۔ان سب کو دیکھتے اس نے انکار کیا تھا۔۔وہ جس مزاج کا تھا۔۔خدیجہ ویسی نہیں تھی۔۔شادی کے بعد مزاج نہ ملنا بھی میاں بیوی کیلیئے ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔۔
اسکے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں تھا کہ خدیجہ حاکم۔۔حازم امین کو چاہتی ہے۔۔دادی کی زبانی سن کر اسے حیرانی سے زیادہ پریشانی ہوئی تھی۔۔آتے آتے وہ اسکا دل توڑ آیا تھا۔۔اس دن کے

بعد حازم کی سوچوں کا محور صرف اور صرف خدیجہ کی ذات تھی ۔۔اب اسکی ہر بات، ہر ادا یاد آتی تھی۔۔ ٹینشن بھی تھی کہیں چاچو اسکے آنے تک کہیں رشتہ نہ طے کر دیں۔۔

خیر اللہ کے فضل سے رشتہ تو نہیں مگر انکار ہو گیا۔۔

"یا اللہ رمضان کے صدقے اسکے دل میں رحم ڈال دے۔۔"

سوچوں میں مگن سگریٹ بھی سلگتا ختم ہو چکا تھا۔۔ سیگریٹ ایش ٹرے میں پھینکتے، دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔۔

گھڑی میں وقت دیکھتا وہ فریش ہونے کی غرض سے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

****

"دادی۔۔یہ کام ٹھیک نہیں ہے۔۔یار میرا ساتھ دینے کی بجائے آپ اسکے رشتے دیکھ رہی ہیں۔۔"

دادی کے سر پر کھڑا وہ غم و غصے سے ہلکی بلند آواز میں بول رہا تھا۔۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔اسکے باپ نے رشتہ لایا ہے۔۔"

حازم کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے دادی نے جواب دیا۔۔

"کون سا رشتہ یار دادی۔۔میں خدیجہ سے کر لیتا بات۔۔چاچو کی سپیڈ کیوں اتنی تیز ہے۔۔"

"اسکے کسی واقف کار کا بیٹا ہے۔۔ کئی عرصے سے آنا چاہتے تھے۔۔اب تجھے تو انکار کر دیا۔۔ کسی اور طرف تو ہونی ہی ہے اسکی شادی۔۔"

شادی کے نام پر دل عجیب طریقے سے دھڑکا تھا۔۔وہ کسی اور کی ہو جائے گی۔۔ یہ سوچنا بھی محال تھا۔۔

"آپ کی بات مانتے ہیں وہ۔۔ کہیں ان سے کچھ۔۔"

"آنے تو دے۔۔اب منہ پر کیسے نہ کر دیتی۔۔ چل میرا پتر تو پریشان نہ ہو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

منہ پر ہاتھ پھیرے اسے تسلی دی تھی۔۔

سر ہلاتا حازم اپنی جگہ سے اٹھتا۔۔ دادی کے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔

****

ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ بالوں پر برش پھیر رہی تھی۔۔جب مسفرہ دروازہ کھولتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔

خدیجہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔جواباً وہ مسکرا بھی نہ سکی۔۔

"مہمان آنے والے ہیں۔۔صوفیہ آنٹی نے کہا کہ تمہیں ریڈی ہونے کا کہوں۔۔"

سنجیدہ سے لہجے میں اسے مطلع کیا۔۔

"میں ریڈی ہوں۔۔بتاؤ کیسی لگ رہی۔۔"

مڑ کر مسفرہ کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔

لان کے سادے سے سوٹ میں بھی وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔کسی بھی آرائش وزیبائش سے مبرا چہرہ۔۔خوبصورت سی کالی آنکھیں۔۔جنکی چمک اب اکثر ماند رہتی تھی۔۔

"کیا واقعی تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے خدیجہ۔۔"

اسکے مقابل کھڑے ہوتے مسفرہ نے سوال کیا۔۔

"مجھے کیوں کوئی اعتراض ہو گا۔۔ابو کے جاننے والے ہیں۔۔اچھے ہی ہوں گے۔۔"

"اور حازم بھائی۔۔"

ڈریسنگ کی سیٹنگ کرتے اسکے ہاتھ حازم کے نام پر رکے تھے۔۔

"حازم کا نام کیوں لے رہی ہو مسفرہ۔۔میں انکار کر چکی ہوں انکو۔۔"

"دل سے بھی نکال چکی ہو۔۔"

وہ اسے امتحان میں ڈال رہی تھی۔۔آنکھیں بند کر کے گہری سانس بھرتے اس نے خود کو کمپوز کیا۔۔

"دل کی کیا بات کرتی ہو۔۔یہ منحوس دل ہی ساری فساد کی جڑ ہے۔۔"

مسکرا کر جواب دینے پر مسفرہ بھی ہولے سے مسکرا دی۔۔

"آجاؤ چلیں۔۔دیکھیں تو ابو کس کو بلائے بیٹھے ہیں۔۔"

مسفرہ کا ہاتھ پکڑے وہ ڈوپٹہ سر پر جمائے کمرے سے نکل گئی۔۔

****

گول فریم والا چشمہ ناک پر ٹکائے وہ اپنے سامنے کھڑی ہستیوں پر غور و فکر کر رہی تھیں جو باقی گھر والوں سے ملنے کے بعد اب انکے آگے سر جھکا رہے تھے۔۔

اپنے سامنے صاف شفاف بالوں سے مبرا سر کو دیکھتے دادی کی ایک نظر پیچھے کھڑے گھر والوں پر تھی جبکہ دوسری نظر حاکم پر ڈالی۔۔

"پتر۔۔اے خالی پلاٹ تے میں کی ہتھ پھیراں ہن۔۔"

کھسیانی ہنسی ہنستے انہوں نے نوجوان کے کندھے پر ہاتھ پھیرا۔۔

لڑکے سمیت ماں باپ نے عجیب نظروں سے دادی کو دیکھا تھا۔۔

سب صوفوں پر بیٹھے اب دھیمی گپ شپ میں مصروف تھے۔۔جب خاتون نے خدیجہ کو دیکھنے کا استفسار کیا۔۔غالباً وہ لڑکے کی ماں ہی تھی۔۔

چند ثانیوں بعد ڈوپٹہ سر پر اوڑھے خدیجہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔۔جسے دیکھتے حازم نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔

دادی کی پکار پر وہ دادی کے ساتھ خالی جگہ پر ٹک گئی۔۔

مسفرہ ڈرائنگ روم کے دروازے پر کھڑی تھی جبکہ حداد حازم کی نشست کے بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا۔۔

"کیا کرتی ہو بیٹا۔۔"

ماں کی جانب سے سوال آیا۔۔

"لوگوں کو پاگل بناتی ہے۔۔"

حداد منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔ جسکی بڑبڑاہٹ حازم تک بخوبی پہنچی تھی۔۔

" گریجویشن کی اسٹوڈنٹ ہوں۔۔"

لڑکا البتہ خاموش مگر دلچسپ نظروں سے خدیجہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ جسے دیکھتے حازم کا پارہ ہائی ہونے میں کوئی کسر نہ رہی تھی۔۔

"نام کیا ہے تمہارا میاں۔۔"

دادی کا فوکس اب نواز شریف کا بھائی تھا۔۔

"جی۔۔ شفیق۔۔"

مسکرا کر بتایا۔۔

خدیجہ نے پہلی مرتبہ نظریں اٹھائے عجیب نظروں سے شفیق میاں کی جانب دیکھا۔۔

حداد کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔ جسے منہ پر رکھے اس نے دبائی۔۔

"کچھ زیادہ ہی قدیم زمانے کا نام نہیں۔۔"

عینک درست کرتے دادی کی ہنسی دیکھنے لائق تھی۔۔

مہمانوں سمیت گھر کے بڑوں نے بھی دادی کو حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔

آہستگی سے اٹھتی خدیجہ ڈرائینگ روم سے نکلتی اب مسفرہ کے ساتھ دروازے پر کھڑی تھی۔۔

"ہمیں بچی پسند آئی ہے۔۔حاکم صاحب آپ بتائیں۔۔ ہمیں کب میز بانی کا موقع دے رہے ہیں۔۔"

شفیق کے ابا رفیق بولے تھے۔۔

"ہمیں نہیں لگتا ہم آپکو یہ موقع دے سکیں گے۔۔"

جانے کیسے مگر وہ یہ بات کہہ چکا تھا۔۔سب کی نظریں خود پر جمی دیکھ وہ کھسیا گیا۔۔

دادی نے اسے "تیرا بیڑا غرق" والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

"ایسا کیوں محسوس ہوا آپکو۔۔"

شفیق کی ماں نے بھنویں اچکائے پوچھا۔۔

جب سے آئے تھے ایک سے بڑھ کر ایک نمونہ دیکھنے کو مل رہا تھا۔۔

"وہ۔۔دراصل۔۔۔ہماری لڑکی پڑھ رہی ہے ابھی۔۔"

کوئی بات نہ بننے وہ یہی بول پایا تھا۔۔

باہر کھڑی خدیجہ نے دانت پیسے۔۔

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔خدیجہ بیٹا اپنی پڑھائی جاری رکھ سکتی ہیں۔۔"

رفیق صاحب کی جانب سے جواب آیا۔۔

حازم چپ ہوا تھا۔۔حداد البتہ ساری صورتحال بہت دلچسپی سے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

"ہمارے خاندان میں بغیر بالوں کے مردوں سے شادی کا رواج نہیں ہے۔۔"

دادی تو پھر دادی تھیں۔۔ جانے کہاں سے خاندان کی سرے سے ناموجود رواج کو لے آئی تھیں۔۔

صوفیہ اور سمیرا کی نظروں کو اگنور کیئے وہ آرام سے بیٹھیں تھیں۔۔

خدیجہ نے آنکھیں کھولے مسفرہ کی جانب دیکھا جو ہنسی روکے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔

"رفیق صاحب میرے خیال میں چلنا چاہیئے اب۔۔"

بیگ تھامے خاتون اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

باپ بیٹے سمیت باقی سب بھی انکی تقلید میں کھڑے ہوئے۔۔

"حاکم میں جواب کا منتظر رہوں گا۔۔"

رفیق صاحب سنجیدہ لہجے میں کہتے بیوی اور بیٹے کو لئے ڈرائنگ روم سے نکل گئے۔۔ صوفیہ اور حاکم میزبانی نبھانے انکے پیچھے گئے تھے۔۔

خدیجہ اور مسفرہ مہمانوں کے نکلنے سے پہلے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔

"پھو پھی جی۔۔یہ سب کیا تھا۔۔یہ کون سار واج تھا۔۔جس سے میں ناواقف ہوں۔۔"
سمیرا کی حیرت ابھی تک ختم نہ ہوئی تھی۔۔

"کون سار واج۔۔اب ٹالنا تو تھا کسی طرح۔۔"
دادی کی لاپرواہی بھی عروج پر تھی۔۔
حازم اور حدادا ایک دوسرے کی جانب دیکھتے کھل کر ہنسے تھے۔۔

"باخدا پھو پھی جی۔۔ہزار طریقے ہوتے ہیں۔۔آپ نے بھی بچارے بچے کا دل توڑنا تھا۔۔"

"بیچارہ بچہ۔۔میری کستوری سے آدھی عمر بڑا ہی ہو گا۔۔"

حاکم اور صوفیہ نے کمرے میں داخل ہوتے دادی کی بات سنی تھی۔۔

"پھوپھی جی۔۔ میرا پرانا واقف کار تھا۔۔ آپ کو کوئی اعتراض تھا، تو ہم بعد میں انکار کر سکتے تھے۔۔"

حاکم کی بات پر عینک ناک پر سیٹ کیئے دادی نے گھوری ڈالی۔۔

"کچھ خدا خوفی کھاؤ میاں۔۔ میری بچی میں خدانخواستہ کوئی کمی ہے جو تم ٹکلے کو پکڑ لائے ہو۔۔"

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق دادی نے حاکم کی خبر لی۔۔

"میں نے کون سا دیکھ رکھا تھا لڑکے کو۔۔ آج آپ کے ساتھ۔ پہلی مرتبہ دیکھ رہا تھا۔۔"

"شکر ہے خدا کا۔۔ میں یہاں موجود تھی۔۔ تمہارا کیا بھروسہ معصوم بچی کو پکڑ کر رخصت کرا دیتے کسی آنے بانے سے۔۔"

حازم کی جانب ہاتھ بڑھائے سہارا دینے کا اشارہ کرتے حاکم کو بھی سنائی تھیں۔۔

حازم نے نرمی سے ہاتھ تھامے انہیں کھڑا کئے کندھوں سے تھاما۔۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔ تم جو چاہتے ہو وہ تمہیں نصیب کرے آمین۔۔"

حازم کے جھکے سر پر پیار کئے دعائیں دی تھیں۔۔

صوفیہ اور سمیرا نے مسکرا کر دادی پوتے کو دیکھا۔۔

ہاتھ پکڑے حازم دادی کو لئے کمرے سے نکل گیا۔۔

"ڈونٹ انڈر ایسٹیمیٹ دا پاور آف بتول بیگم۔۔"

حاکم کے گرد بازو پھیلائے حداد نے شریر لہجے میں کہا۔۔

حاکم سمیت سب کے چہروں پر ہنسی در آئی۔۔

"پھوپھی جی بھی کمال کرتی ہیں۔۔"

حاکم نے اعتراف کیا تھا۔۔

"دادی دادی ہیں چاچو۔۔ عین موقعے پر تیر چلاتی ہیں۔۔ عمران خان کی طرح۔۔"
حداد کے ہنس کر تجزیے کرنے پر حاکم کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔

"مجھے تو تم سب کی کارستانی لگ رہی ہے۔۔ دادی کو یونہی آگے لگا رکھا ہے۔۔"
صوفیہ نے حداد کا کان پکڑا تھا۔۔

"میری تو نہیں۔۔ البتہ آپ کے بڑے بیٹے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔"
کان چھوڑے پیار سے اسکے سر پر چپت لگائی تھی۔۔

"تمہارے بارے میں بھی سوچتے ہیں کچھ۔۔"

صوفیہ بولی۔۔

"میں نے سوچ لیا ہے۔۔بس اس پر عمل کرنا باقی۔۔پہلے بڑے بھیا کی کشتی پار لگ جائے۔۔"

آنکھ دبائے وہ سمیرا کی گھوری سے بچنے کی خاطر کمرے سے نکل گیا۔۔

****

"آخرانکو کیا چیز چین نہیں لینے دیتی۔۔ابو کی بجائے وہ سربراہ بنے بیٹھے تھے میرے۔۔"

کمرے میں چکر لگاتی وہ اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش میں تھی۔۔

"شراکت۔۔"

مسفرہ کے یک لفظی جواب پر وہ رکی۔۔

"مطلب"

"شراکت چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔ تم کسی اور کے ساتھ منسوب ہو۔۔ یہ چیز انہیں چین نہیں لے دے رہی تھی۔۔"

آرام سے کہے وہ تکیہ سیدھا کئے لیٹ گئی۔۔

خدیجہ نے خاموشی سے اسکی جانب دیکھا۔۔

ڈوپٹہ سر پر لیتی اسی خاموشی سے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔

لان میں ننگے پاؤں ٹہلتی وہ نظر دور آسمان پر رکھے ہوئے تھی۔۔

پتا نہیں اب نصیب میں کیا لکھا تھا۔۔

"کیا میں دادی کی کستوری سے بات کر سکتا ہوں۔۔"

دھیمی اور خوبصورت آواز پر وہ رکی تھی، مگر مڑی نہیں۔۔ چند سیکنڈ کے بعد کوئی بھی جواب دیے وہ پھر سے ٹہلنے لگی۔۔

حازم مسکراتا اسکے ساتھ ہو لیا۔۔

"ناراض ہو۔۔"

چہرہ اسکی جانب کئے پوچھا۔۔

"ناراض اپنوں سے ہوا جاتا ہے حازم امین۔۔"

بنا دیکھے جواب آیا تھا۔۔

حازم کی مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔۔

"پھر شائد میں اپنوں سے بھر کر ہوا۔۔ جس سے تم سخت ناراض لگتی ہو۔۔"

"سیانے کہتے ہیں۔۔خوش فہمیاں پالنا اچھی بات ہے۔۔ مگر ضرورت سے زیادہ نہیں۔۔"
رکے بغیر وہ بول رہی تھی۔۔

"جو خوش فہمی تمہارے متعلق ہوں۔۔اسے میں دل و جان سے پالوں۔۔"
مسکراتا لہجہ تھا۔۔خدیجہ کا بے ساختہ دل دھڑکا تھا۔۔
کچھ پل خاموشی کے سرکے تھے جب حازم کی نظر اسکے پاؤں پر پڑی۔۔

"ننگے پاؤں کیوں ٹہل رہی ہو۔۔کوئی چیز چب گئی تو چوٹ لگ جائے گی۔۔"
سنجیدہ اور فکر مند لہجہ لئے وہ اب جوتے کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا۔۔

"یہ چوٹ اس چوٹ کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہو گی۔۔جو آپ تین سال پہلے لگا کر گئے تھے۔۔"
آج پہلی مرتبہ وہ شکوہ کر رہی تھی۔۔

"میں بے خبر تھا خدیجہ۔۔"

"آپ با خبر ہو کر بھی ایسا ہی کرتے۔۔"

"شائد نہیں۔۔شائد میں کچھ سوچ لیتا۔۔"

"مجھے آپ پر یقین نہیں ہے۔۔"
دو ٹوک لہجہ تھا۔۔حازم نے گہری سانس بھری۔۔یہ لڑکی بہت ضدی ہے۔۔

حداد کی آواز پر وہ دونوں مڑے۔۔

"لان میں چاندی اتر آئی ہے۔۔دو خوبصورت دشمن اکٹھے ہوئے ہیں۔۔"

شریر لہجہ لئے وہ انکے قریب آیا۔۔

"شائد ایک دشمن۔۔ایک تو دیوانہ ہے۔۔"

آنکھ دبائے حازم نے خدیجہ کی گلال ہوتے گال بڑی دلچسپی سے دیکھے تھے۔۔

"تم حداد۔۔تم میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہے۔۔"

حداد کی جانب دیکھتے شکوہ کیا۔۔حازم اب مسکراتا اس کو نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے تھا۔۔

"تمہاری محترم شفیق صاحب سے جان چھڑوادی ہے اسکے علاوہ اور کیا اچھا کروں تمہارے ساتھ۔۔

ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا۔۔اگر تمہاری اور شفیق کی شادی ہو جاتی تم اسے کیسے بلایا کرتی۔۔

"شفیق میری بات سنو۔۔"

طرز کے ساتھ کہتے دونوں بھائیوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارے قہقہ لگایا تھا۔۔

ایک نظر دونوں کے ہنسی سے مزین چہروں کو دیکھا۔۔

"تم سب سے بات کرنا فضول ہے۔۔"

پیر پٹختی وہ پاس پڑا جوتا پہنتی وہاں سے جانے لگی۔۔

"ارے شفیق بات تو سن جاؤ۔۔"

حداد کی پیچھے سے دہائی پر ایک مرتبہ پھر سے دونوں بھائیوں کی ہنسی اسکے کانوں میں گونجی تھی۔۔

****

آخری عشرہ شروع ہو چکا تھا۔۔ جس کے ساتھ عید کی تیاریوں کی شروعات بھی ہو چکی تھیں۔۔
خدیجہ رمضان کے بعد اب عید کی صفائیوں میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔۔
ہلکی پھلکی نوک جھونک میں دن گزر رہے تھے۔۔ جب ایک مرتبہ پھر سے دھماکہ ہوا۔۔ خدیجہ کے دل پر دھماکہ۔۔

اپنی بات کہے دادی پر سکون انداز میں کھانے کے ٹیبل پر بیٹھیں خدیجہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ ملاحظہ کر رہی تھی۔۔ جسے منہ میں ڈالے نوالے کو نگلنے کی ہمت نہیں مل رہی تھی۔۔
سب گھر والے پر سکون دکھائی دے رہے تھے۔۔ مطلب کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔

"یااللہ۔۔یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ایسا تو نہیں سوچا تھا۔۔"
پانی کا گھونٹ بھرنے کے ساتھ امڈنے والے آنسو بھی اندر دھکیلے تھے۔۔

"میں سوچ رہی ہوں۔۔ عید سے پہلے کسی دن حازم اور۔۔۔ مسفرہ کا نکاح رکھ لیتے ہیں۔۔"
سب نے دادی کی بات کی تائید کی۔۔ جبکہ وہ حازم اور مسفرہ کے نکاح پر اٹکی تھی۔۔

"باہر کیا رشتہ ڈھونڈنا۔۔گھر میں ہی اتنی پیاری بچی کا رشتہ مل گیا۔۔"
سمیرا نے پاس بیٹھی مسفرہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کہا۔۔
مسفرہ نے انکی بات پر مسکراتے سر جھکا لیا۔۔

مسفرہ سے نظر ہٹائے اس نے حازم کی جانب دیکھا۔۔جو بڑوں کی باتوں پر دھیمے سے مسکراتا اپنی رضامندی ظاہر کر رہا تھا۔۔

"یہ تھی اس کی محبت۔۔ایک انکار کے بعد ہی دوسری طرف ہاں کر دی۔۔"
کھانا وہیں پر چھوڑتی وہ خاموشی سے ٹیبل سے اٹھی۔۔

"خدیجہ۔۔ کھانا تو ختم کرو بیٹا۔۔"

صوفیہ کی پکار پر سب نے اسکی جانب دیکھا۔۔

"ہو گیا ختم امی۔۔"

کسی پر بھی نظر ڈالے بغیر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔

حازم کی نظروں نے اوجھل ہونے تک اسکا پیچھا کیا تھا۔۔

****

"تم کھانا درمیان میں چھوڑ کر کیوں آگئی۔۔اور تم نے مجھے مبارک بھی نہیں دی۔۔"
کمرے میں داخل ہوتے ہی مسفرہ نے سوالوں کی بوچھاڑ کی تھی۔۔خدیجہ نے حیرانگی سے اسکی

جانب دیکھا۔۔

"تم کیسے کر سکتی ہو ان سے شادی۔۔"

"کیا مطلب کیسے کر سکتی ہوں۔۔میں سمجھی نہیں۔۔"
اسکے سوال پر خدیجہ گڑ بڑائی تھی۔۔

"میرا مطلب۔۔تم نے کہا تھا وہ تمہارے بھائی ہیں۔۔تم انہیں بھائی کہتی ہو۔۔"

"یہ کوئی بڑی بات تو نہیں۔۔سگے بھائی تھوڑی ہیں۔۔"
مسکرا کر جواب دیا۔۔

"کیاتم خوش ہو۔۔"

"کون خوش نہیں ہو گا۔۔اتنے اچھے انسان کے ساتھ شادی ہر ایک لڑکی کا خواب ہوتا ہے۔۔"
وہ خدیجہ کو حیران کر رہی تھی۔۔

"تم میری بہن نہ ہوتی تو اس وقت تمہارا حشر کر دیتی میں۔۔"
دل میں سوچا تھا۔۔

"کیا تمہیں اچھا نہیں لگا یہ سب۔۔"
مسفرہ نے جانچتے انداز میں پوچھا۔۔

"مجھے برا بھی کیوں لگے گا۔۔سب کی اپنی زندگیاں ہیں اور وہ اپنی مرضی سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔۔"

سنجیدہ سا جواب دیتی وہ بیڈ کی جانب مڑتی اپنا تکیہ ٹھیک کیے لیٹ گئی۔۔

****

رات کے پچھلے پہر وہ لان میں کرسی پر پاؤں اوپر کئے بیٹھی اپنی سوچوں میں مگن تھی۔۔

اتنے سکون سے انکار کیا تھا۔۔اس کے بعد بھی پر سکون رہی۔۔ مگر اب سکون کیوں نہیں مل رہا۔۔اب بھی تو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے ناں۔۔
اللہ جی۔۔مجھے صبر دے دیں۔۔میں اب کمزور نہیں پڑنا چاہتی۔۔ورنہ وہ حازم امین سمجھے گا۔۔میں اسکی محبت میں مری جا رہی ہوں۔۔

اپنی سوچوں میں غلطاں اسے پاس کھڑے حداد کی موجودگی کا بھی احساس نہ ہو سکا۔۔

"اتنی رات گئے لان میں کیا کر رہی ہو خدیجہ۔۔"

لہجے میں حیرت تھی۔۔خدیجہ اور آدھی رات کو باہر۔۔کچھ بات سمجھ میں نہیں تھی۔۔

"حداد اکیلا چھوڑ دو یار۔۔واسطہ ہے تمہیں۔۔"

"کیا ہو گیا ہے تمہیں خدیجہ۔۔تم بہت عجیب رویہ اختیار کئے ہوئے ہو۔۔"

دوسری کرسی کھینچتا وہ اسکے سامنے براجمان ہوا۔۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے حداد۔۔"

"پچھتا رہی ہو۔۔"

غیر متوقع سوال پر خدیجہ نے حیرانگی سے اسکی جانب سے دیکھا۔۔

"میں کیوں پچھتاؤں گی۔۔ کیا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔ بلکہ کیا سمجھ رکھا ہے حازم امین کو۔۔ جسے انکار کرنے کے بعد میں پچھتاؤں گی۔۔"

پاؤں زمین پر رکھے وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔

"فار گاڈ سیک خدیجہ۔۔ تم غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔ میں تمہارا دوست ہوں۔۔اسی لئے تمہارے دل کی بات جاننا چاہتا ہوں۔۔"

"دل میں کچھ نہیں ہے اب۔۔"

نظریں زمین پر رکھے جواب دیا۔۔

"ٹھیک ہے مان لیتا ہوں۔۔اب اٹھو سحری میں کچھ ٹائم ہے۔۔امی لوگ اٹھ گئیں تو اس وقت یہاں بیٹھنے پر سوال کریں گی۔۔"

کرسی سے اٹھتا وہ کھڑا ہوا۔۔ خدیجہ نے سر اٹھائے اسکی جانب دیکھا۔۔

"تمہیں کوئی فرق نہیں پڑا۔۔؟"

"مطلب۔۔"
حداد نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔

"مسفرہ کو پسند کرتے ہو ناں۔۔"
سنجیدہ لہجے میں وہ بات کرتی حداد کو حیران کر چکی تھی۔۔یہ بات اس نے خود کے علاوہ کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔
وہ دوست تھے۔۔اور وہ واقعی اچھے دوست تھے۔۔دل کے حال جاننے والے۔۔

"پسند تو کرتا ہوں۔۔ مگر اب جیسا بڑوں کا فیصلہ۔۔"

کندھے اچکائے تھے۔۔

"تم چاہو تو میں بات کر سکتی ہوں دادی سے۔۔"

"نہیں اسکی ضرورت نہیں۔۔ میں بھائی کی خوشی میں خوش ہوں۔۔"

مسکرا کر جواب دیا۔۔

"تو وہ خوش ہیں۔۔"

جانے کیسے اسکی زبان سے پھسلا تھا۔۔

"کیا نہیں ہونا چاہیے۔۔ مسفرہ اچھی لڑکی ہے۔۔ بھائی خوش رہیں گے اسکے ساتھ۔۔"

کسی اور کا نام سنتے دل میں درد سا اٹھا تھا۔۔ بے اختیار آنسو پیتے اس نے پہلو بدلہ۔۔

"اب اٹھو اندر چلیں۔۔"

"تم جاؤ میں بعد میں آؤں گی۔۔"

اسکے نمی لئے لہجے میں بولنے پر حداد نے چند لمحے کھڑے اسکے جھکے سر کو دیکھا۔۔ مزید خاموشی دیکھتا وہ اسکا سر تھپتھپاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

کب کے رکے آنسو حداد کے جاتے ہی بہہ نکلے تھے۔۔

****

ہال میں سب خواتین ٹیبل پر شاپنگ بیگز کے ڈھیر لگائے ایک دوسرے کے ساتھ آج کی گئی شاپنگ پر تبصرے کرنے میں مصروف تھیں، جن میں دادی بھی انکا ساتھ دے رہی تھیں۔۔ پاس پڑے صوفے پر حازم لیپ ٹاپ لئے بزنس ورک کرتا دکھائی دے رہا تھا جبکہ حداد زمین پر پڑے کشن پر بیٹھا موبائل میں سر دیے بیٹھا تھا۔۔

"نکاح کے سوٹ کا کیا کیا ہے۔۔؟"

دادی نے تسبیح پھیرتے سمیرا اور صوفیہ سے سوال کیا۔۔

"درزی کو دے آئے ہیں پھوپھی جی۔۔ارجنٹ سلائی کا کہا تھا۔امید ہے دو تین دن میں کر دے گا۔۔"

صوفیہ نے جواب دیا۔۔

سیڑھیوں سے اترتی خدیجہ کے نکاح کے نام کان کھڑے اور قدم آہستہ ہوئے تھے۔۔

حازم کو پاس بیٹھے دیکھتی وہ مڑنے کو تھی جب دادی کی آواز پر چارو ناچار اسے آنا پڑا۔۔

کام کرتے حازم نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھائے اسے دیکھا جو سنجیدگی سے دادی کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

"تو کیوں نہیں گئی انکے ساتھ خریداری کرنے۔۔گھر میں نکاح ہے پھر عید ہے۔۔تو نے کچھ نہیں خریدنا۔۔؟"

تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اسکے مرجائے چہرے کو دیکھتے سوال کیا۔۔

"طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی دادی۔۔اور پھر روزہ رکھ کر کہیں نہیں جایا جاتا۔۔"

"تو پھر تو کب خریداری کرے گی۔۔آج افطاری کے بعد جا حداد یا حازم کے ساتھ جو خریدنا ہے خرید لے۔۔پھر رش بھی ہو جائے گا اور وقت بھی نہیں رہے گا۔۔"

حازم کا نام سنتے ہی دل میں پھر سے اداسی چھائی تھی۔۔کن آنکھیوں سے وہ مسلسل کام میں جتا ہوا لگ رہا تھا۔۔

"میرے دوستوں کی طرف آج افطاری ہے۔۔سو میں لیٹ ہو جاؤں گا۔۔حازم بھائی لے جائیں گے۔۔کیوں بھائی۔۔؟"

اپنی بات کہے حداد نے اسکی رضامندی کیلیئے اسکی طرف دیکھا۔۔جس پر رضامندی دیکھاتے اس نے سر ہلا دیا۔۔

"میں خرید لوں گی خود ہی دادی۔۔ کسی کو کہنے کی ضرورت نہیں۔۔"

سنجیدگی سے کہنے پر حازم نے سر اٹھائے اسکی جانب دیکھا۔۔

"دادی اپنی کستوری سے بولیں میں لے جاؤں گا۔۔"

لیپ ٹاپ بند کرتا وہ صوفے اٹھتا اپنی بات کہے اپنے کمرے کو چل دیا۔۔

"لے جائے گا ساتھ۔۔ آرام سے خریداری کرنا۔۔ ان عورتوں کی طرح بحث سے بچی رہو گی۔۔"

اسکے گھٹنے پر رکھے اپنی بات پر زور دیا۔۔

****

"مسفرہ۔۔تم بھی چلو پلیز۔۔امی بھی مکر گئی ہیں۔۔"
بیگ کندھے سے لٹکائے وہ دھلے کپڑے طے کرتی مسفرہ کو دیکھتی بولی۔۔

"ابھی دن میں ہی تو گئی تھی میں۔۔اب ہمت نہیں مجھ میں۔۔تم جاؤ۔۔اچھی شاپنگ کر کے آنا۔۔"
مسکرا کر پلڑا اجھاڑا تھا۔۔خدیجہ چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد کمرے سے نکل گئی۔۔

گاڑی میں بیٹھا وہ اسٹئیرنگ پر ہاتھ رکھے خدیجہ کے انتظار میں تھا جب وہ مین گیٹ سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی گاڑی کی جانب آتی دکھائی دی۔۔

ہلکے آسمانی رنگ کی شلوار قمیض پر ہم رنگ شیفون کا ڈوپٹہ سر پر رکھا تھا۔۔
بچپن سے وہ اکٹھے رہے تھے مگر کبھی دل میں کوئی خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔۔آسٹریلیا میں سب سے زیادہ حازم نے خدیجہ کو سوچا اور یاد کیا تھا۔۔اپنے انکار پر پچھتاوا بھی ہوا تھا۔۔دادی

کے بتانے کے بعد وہ مسلسل خود کو کوستا رہا۔۔اب یاد پڑ رہا تھا کہ کیوں وہ جاتے وقت اس سے ملنے بھی اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔اب تو جذبات اور خیالات سب پیدا ہو گئے تھے مگر حالات اسکے مطابق نہ ہو سکے۔۔

سوچوں میں غلطاں اسے خدیجہ کے گاڑی میں بیٹھنے کا بھی نہیں پتا چل سکا۔۔

"چلیں کہ گاڑی میں ہی بٹھانا تھا صرف۔۔"

لٹھ مار انداز تھا۔۔حازم نے بھنوئیں اچکائے اسکی جانب دیکھا جو نظریں ونڈ سکرین سے باہر رکھے ہوئے تھی۔۔

کوئی بھی جواب دیے بغیر گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے سڑک پر ڈال دی۔۔

"امپوریم۔۔؟"

تھوڑی آگے بڑھتے وہ بولا۔۔

"لبرٹی۔۔"

سکون سے جواب آیا تھا۔۔

"نو۔وے وہاں اس وقت بہت رش ہو گا۔۔"

"مجھے وہاں ہی جانا ہے۔۔"

"خدیجہ تمہیں جو کچھ چاہیے وہ کسی بھی مال سے آسانی سے مل جائے گا۔۔لبرٹی میں تمہیں اس وقت صرف دھکے ملیں گے۔۔"

گاڑی آہستہ کرتے اسے سمجھایا تھا۔۔

"آپ گاڑی روکیں۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔"

ضدی لہجہ تھا۔۔حازم نے گہری سانس بھرتے ہار مان لی۔۔

"ٹھیک ہے لبرٹی ہی چلتے ہیں۔۔"

گاڑی پارکنگ الاٹ میں لگاتا وہ خدیجہ کی جانب آیا جو عوام کے سیلاب کو دیکھ رہی تھی۔۔
واقعی اگر کچھ نہ مل سکا تو حازم کی نظروں نے ہی مجھے مار دینا ہے۔۔
دل ہی دل میں سوچتی وہ آگے بڑھی۔۔

عید کے دن پاس تھے۔۔ہر طرف بس افرا تفری کا ہی عالم تھا۔۔کسی کا جوتا رہ گیا تھا۔۔تو کسی کا ڈوپٹہ۔۔کوئی جیولری دیکھ رہا تھا تو کوئی بس آوارہ گردی کرنے آیا تھا۔۔
یہاں وہاں نظریں دوڑاتی وہ خود بھی آوارہ گردی کرنے والوں میں شامل لگ رہی تھی۔۔
ساتھ چلتے حازم نے چند لمحے اسے دیکھا۔۔

"تم کبھی لبرٹی آئی ہو۔۔؟"
سوال پر خدیجہ نے گردن موڑے اسکی جانب دیکھا۔۔

"بہت مرتبہ۔۔"

"لگ نہیں رہا۔۔ ہمیں گھر بھی جانا ہے۔۔ جلدی جلدی کام ختم کرنے کی کوشش کرو۔۔"
اتنا رش اور اوپر سے ہر طرح کی عوام کو دیکھتے اسے خدیجہ کا سکون سے ٹہلنا بلکل نہ بھایا تھا۔۔

"دیکھ تو رہی ہوں۔۔ اب کچھ پسند آئے گا تو ہی لوں گی ناں۔۔"

اور پھر ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے تیسری دکان پھرولنے کے بعد بھی اسے کچھ بھی پسند نہیں آرہا تھا۔۔
ساتھ چلتا حازم اپنے صبر کا امتحان ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔

"حازم مجھے کوئی۔۔"
بولتی بولتی وہ رکی تھی۔۔ حازم کہیں بھی نہیں تھا۔۔ جھٹکے سے مڑتے اس نے ہجوم میں اسے تلاش کیا مگر دور دور تک حازم نظر نہیں آرہا تھا۔۔

دل بے ساختہ دھڑکا تھا۔۔ کہیں چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا۔۔

ہے ہی بے وفا۔۔ معاملہ دل کا ہو یا لبرٹی کا ہمیشہ دغا دے جاتا ہے۔۔

ایک طرف کھڑے ہوتے فون نکالے حازم کا نمبر ملایا مگر سگنلز بھی اسکی طرح بے وفا ہی نکلے تھے۔۔

رات کا وقت تھا، ہجوم بھی حد سے زیادہ تھا۔۔ یہاں سے اکیلے نکلنے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔ پہلے تو حازم تھا جس کے ساتھ سکون سے وہ چل رہی تھی۔۔

سامنے لگے جھمکوں کے سٹال کو دیکھتے اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

کچھ بھی نہیں خریدا اور حازم بھی چلا گیا۔۔

فون بیگ میں رکھتی وہ واپسی کا سوچ رہی تھی جب کسی نے اسکا بازو کہنی سے پکڑا۔۔

دل دھک سے بیٹھا تھا۔۔ فوراً سے پہلے مڑتے اسے نے بازو گرفت سے چھڑوانا چاہا مگر سامنے کھڑے حازم کو دیکھتے اسکی اٹکی سانس بحال ہوئی۔۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ۔۔"

"کچھ کام تھا۔۔ تمہیں آوازیں دے رہا تھا مگر تمہارے لبرٹی نے میری آواز کا گلا گھونٹ دیا۔۔"

"میں سن نہیں سکی۔۔"

"تم ڈر گئی تھی۔۔"

"تو اور کیا مجھے لگا آپ کہیں کھو گئے ہیں۔۔"
کانفیڈینس سے جھوٹ بولتی وہ حازم کو حیران کر چکی تھی۔۔

"واٹ۔۔میں کھو گیا تھا۔۔"
حیرت سے اسکی جانب دیکھتے پوچھا۔۔

"اتنے عرصے بعد آئے ہیں۔۔مجھے لگا راستہ بھول گئے شائد۔۔"

"لبرٹی مجھ سے بھولا تو نہیں ہے۔۔اور اپنی شکل دیکھو۔۔ گواچی گاں اس وقت تم لگ رہی ہو۔۔"
خدیجہ نے ناک چڑھائے اسے دیکھا۔۔

"بس ٹھیک ہے۔۔اتنا ٹائم ضائع کروادیا۔۔اپنے کام تھے تو مجھے ساتھ کیوں لایا۔۔"
ہاتھ جھلا کر بولتی وہ حازم کو تپ چڑھانے کی پوری کوشش میں تھی۔۔

"کم آن خدیجہ۔۔ٹائم کس نے ویسٹ کیا یہ تمہیں بھی پتا ہے۔۔اب نکلو یہاں سے۔۔ تمہاری شاپنگ میں کرواتا ہوں۔۔اور خبردار جو تم بولی۔۔ کل میری پریزینٹیشن ہے۔۔میں نے اسکی تیاری بھی کرنی ہے۔۔"

ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ اسے ہجوم سے نکالتا گاڑی کی جانب لایا۔۔

اسکے ہاتھ میں اپنا مقید ہاتھ دیکھتے خدیجہ کا دل بھر اتھا۔۔یہ ہاتھ اسکا نہیں تھا۔۔

اور دکھاؤ تم نخرے۔۔

گاڑی میں بیٹھتے نظر اسکی حازم کے ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ پر پڑی۔۔ جسے وہ بیک سیٹ پر رکھ رہا تھا۔۔

"یہ کیا ہے۔۔"
تجسس کے مارے سوال کیا۔۔

"ہونے والی بیوی کیلئے تحفہ۔۔"
سیدھا سا جواب تھا۔۔
خدیجہ نے گردن موڑے بیگ کو دیکھتے اسی خاموشی سے نظریں باہر جما دیں۔۔

اپنی مرضی سے شاپنگ کروا کر وہ محض آدھے گھنٹے میں فارغ ہو چکے تھے۔۔
گھر میں داخل ہوتے سب لوگ ہال میں بیٹھے نظر آئے۔۔
سلام کرتا حازم انکی جانب بڑھ گیا جبکہ خدیجہ سامان رکھنے سیڑھیوں کی جانب بڑھی ہی تھی

جب دادی کی آواز سنائی دی۔۔

"میں سوچ رہی تھی۔۔خدیجہ کا بھی کوئی اچھا سا رشتہ دیکھو۔۔لگے ہاتھ اسکا بھی نکاح کر دیتے ہیں۔۔ایک ساتھ دو دو خوشیاں۔۔"
آگے ہی تحفے کو دیکھ کر موڈ غارت ہوا تھا اوپر سے دادی کی خوشیاں۔۔
سامان پہلی سیڑھی پر رکھے وہ انکی جانب گئی۔۔

"مجھے نہیں کرنا کوئی نکاح۔۔اب اس گھر میں میرے لئے کوئی رشتہ آیا تو میں۔۔میں۔۔میں صرف کھا لوں گی۔۔"
اتنی جدید خودکشی پر سب کے منہ کھلے تھے۔۔چند ثانیے بعد سب کی ہنسی کو دیکھتی وہ پیر پٹخ کر جانے لگی۔۔

"صرف ہی کھانا ہے تو برائٹ کا کھانا۔۔ کیونکہ برائٹ سب رائٹ کر دے گا۔۔"

حداد کے پیچھے سے دہائی دینے پر سب کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا۔۔ بنا مڑے وہ پیر زمین پر مارتی سامان اٹھائے، سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کا دروازہ ٹھاہ سے بند کرتی نیچے بیٹھے سبھی نفوس کو ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

****

لان میں چہل قدمی کرتے وہ نظریں موبائل پر رکھے ہوئے تھا جب چائے کے دو کپ ٹرے میں رکھے وہ اسکے نزدیک آئی۔۔

"چائے۔۔"
ٹرے ٹیبل پر رکھتے وہ بولی۔۔

موبائل بند کرتا وہ اسکی جانب آیا۔۔
اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے اس نے خود بھی کرسی سنبھالی۔۔

"بہت شکریہ۔۔چائے کی ضرورت تھی۔۔"
مسکرا کر بولا۔۔

"جانتی تھی۔۔"
نظریں کپ پر رکھے ہوئے وہ بولی۔۔

"بہت جلد جان گئی ہو۔۔"

"اپنوں کو جلد سمجھ لیا جاتا ہے۔۔"
نظریں ہنوز کپ پر تھیں۔۔ جبکہ مقابل کی اس پر۔۔

"تم کہنا چاہتی ہو۔۔ میں تمہارا اپنا ہوں۔۔"

"آپ نے ہر لمحے مجھے گائیڈ کیا ہے۔۔ کسی اچھے دوست کی طرح۔۔ چھوٹی چھوٹی باتیں سمجھا کر مجھ میں اعتماد لایا ہے۔۔ یہ سب کچھ بھی تو اپنے ہی کرتے ہیں۔۔"
نظریں کپ سے ہٹائے اسکے مسکراتے چہرے پر ڈالیں۔۔

"تم جانتی ہو۔۔میں تمہیں کیوں پسند کرتا ہوں۔۔"

"کیوں۔۔؟"
تجسس اور ہلکی سی شرمیلی مسکان کے ساتھ پوچھا۔۔

"کیونکہ تم پکوڑے بہت اچھے بناتی ہو۔۔"
شریر مسکراہٹ لئے وہ بولا تھا۔۔

"حداد۔۔"
بلند آواز میں اسکا نام لیتے وہ چڑھی تھی۔۔

"آپ کی شکل پکوڑوں جیسی بن جائے گی ایک دن۔۔"

"مجھے ٹینشن نہیں۔۔ کیونکہ مسفرہ جواد مجھے قبول کر چکی ہے۔۔"

خوبصورت سی مسکان کے ساتھ بولتا وہ اسے نظریں چرانے پر مجبور کر گیا۔۔

حازم کے میسج پر وہ چائے کا کپ تھامے کھڑا ہوا۔۔

"آجاؤ۔۔ دادی بلا رہی ہیں۔۔"

اسکی تقلید میں مسفرہ بھی کپ ٹرے میں رکھے حداد کے پیچھے ہولی۔۔

****

"تم دونوں اس وقت کہاں تھے۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے ہی دادی نے تفتیشی انداز اپنایا۔۔

"لان میں تھے دادی۔۔"

حداد کی جانب سے جواب آیا تھا۔۔

"میں نے رضامندی دے دی۔۔اسکا یہ مطلب نہیں۔۔ تسی سارے ہن وادوای ہو جاؤ۔۔"
دادی کی بات پر حازم ہنسا تھا۔۔

"دادی جی۔۔کڑی راضی۔۔منڈا راضی۔۔تے کی کرے گا قاضی۔۔"
دادی کے پاس دھپ سے بیٹھتا وہ بولا تھا۔۔دادی سمیت حازم اور مسفرہ بھی مسکرا دیے۔۔

"خدیجہ جب سے آئی ہے۔۔ کمرے میں بند ہے۔۔ سخت موڈ خراب لگ رہا ہے مجھے۔۔"
مسفرہ کاؤچ پر بیٹھتی بولی۔۔

"میرے خیال میں دادی بس کرتے ہیں۔۔ وہ پریشان رہنے لگی ہے۔۔"
حازم کے لہجے میں فکر مندی واضح تھی۔۔

"ہاں بلکل۔۔اور میں بھی اب مزید اسکے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتی۔۔جب وہ اداس ہوتی ہے تو مجھے برا لگتا ہے۔۔"

مسفرہ کے کہنے پر دادی نے سانس بھرتے سب کو دیکھا۔۔

"ٹھیک ہے جیسا تم لوگ کہو۔۔جاؤ بتا دو پھر کہ ہم اسکے ساتھ مذاق کر رہے تھے۔۔"

"پہلے تو صرف انکار کیا تھا۔۔اب بھائی کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔۔"

حداد کے کہنے پر سب مسکرائے تھے۔۔

"اور کچھ دن کی بات ہے بس۔۔"

دادی کے کہنے پر سر ہلاتا حازم کمرے سے نکل گیا جسکے پیچھے مسفرہ بھی اٹھتی چائے کی ٹرے

تھامے باہر کو نکل گئی۔۔

"لگے ہاتھوں میرا ابھی کوئی چھوٹا موٹا نکاح کروادیتے۔۔"
دادی کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے گویا التجا کی تھی۔۔

"بلکل نہیں۔۔ایک خاندان ہے میرا گاؤں میں۔۔ عید کے بعد میں واپس جاؤں گی پھر بھیجنا اپنے ماں باپ کو۔۔ میری بیٹی کا نکاح دعا سب اپنے گھر میں ہو گا۔۔"
انکی بات پر مسکراتے حداد نے رضامندی سے سر ہلا دیا۔
نجانے کب وہ اسے اچھی لگنے لگی تھی۔۔ سادہ سی فطرت کی۔۔اکثر ڈری ڈری سی۔۔اسکے اندر اتنا اعتماد پیدا کرنے والا بھی خود حداد ہی تھا۔۔دادی سے پہلے اس نے مسفرہ سے اپنے دل کی بات کی تھی جس پر سر جھکاتے اس نے سب کچھ دادی کی رضامندی پر ڈال دیا۔۔اور اپنے پوتے کو دادی کبھی انکار کریں۔۔یہ ممکن ہی نہیں تھا۔۔

خدیجہ کے انکار کے بعد یہ حداد کے ماسٹر مائنڈ کا آئیڈیا تھا۔۔ جس پر عمل کرتے وہ کسی حد تک کامیاب ہو چکے تھے۔۔ کیونکہ خدیجہ کی بنائی انا کی دیوار گر رہی تھی۔۔

****

ستائیسویں شب کو نکاح کی تاریخ رکھی گئی تھی۔۔ جبکہ آج پچیسواں روضہ اختتام پذیر ہو چکا تھا۔۔ گھر میں گہما گہمی سا عالم تھا۔۔ ایک عرصے کے بعد گھر میں کوئی خوشی آئی تھی وہ بھی گھر

کے بڑے بیٹے کی۔۔سب تیاریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔۔ایک وہی تھی جو کبھی سب کی تیاریوں کو دیکھ دیکھ کر چڑھتی اور کبھی کمرہ بند کر کے آنسو بہاتی۔۔

کچن سے نکلتی وہ کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب صوفیہ کی آواز پر ہال میں موجود گھر والوں کی جانب گئی۔۔

"خدیجہ۔۔گھر میں فنکشن ہے۔۔آؤ مہندی لگواؤ۔۔لڑکی کب سے بیٹھی تمہارا ہی انتظار کر رہی ہے۔۔"
صوفیہ کی بات پر اس نے ایک نظر دادی کے پاس بیٹھی مسفرہ پر ڈالی جو دادی کو مہندی دکھا رہی تھی۔۔

"نہیں لگوانی کوئی مہندی۔۔گھر میں جنکا فنکشن ہے۔۔وہ تیاری کر رہے ہیں۔۔مہربانی فرما کر مجھے اس سب سے دور رکھیں۔۔"

آنسوؤں کے باعث گلا رندھا تھا۔۔بامشکل بولتی وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔۔

پیچھے بیٹھے سب نفوس سے نے ایک دوسرے کی جانب سنجیدگی سے دیکھا۔۔

اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے حازم نے غالباً اسکی بات سن لی تھی۔۔دادی کو اشارہ کرتا وہ خود سیڑھیاں چڑھتا اسکے کمرے کے آگے رکا۔۔

دو مرتبہ ناک کرنے سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔۔ہینڈل گھماتے وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔ سامنے کا منظر اسکے توقع کے عین مطابق تھا۔۔

کشن میں منہ دیے اسکا ہلکورے کھاتا وجود، اسکے رونے کی گواہی دے رہا تھا۔۔

آہستہ سے قدم اٹھاتا وہ درمیان میں فاصلہ رکھتا اسکے نزدیک بیٹھ گیا۔۔

"خدیجہ۔۔"

نرمی سے پکارہ تھا۔۔خدیجہ کا ہلتا وجود تھم گیا۔۔

"تمہارااس طرح کا رویہ اور یہ رونا سمجھ میں نہیں آرہا۔۔"

ہنوز منہ کشن میں دیے بیٹھی تھی۔۔

"میری بات کا جواب دو خدیجہ۔۔"

سنجیدہ لہجہ تھا۔۔خدیجہ نے آہستہ سے سر اٹھایا۔۔

آنسوؤں سے بھری آنکھیں۔۔ شکوؤں سے بھی بھری تھیں۔۔ حازم نے بے اختیار سانس بھری۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔ چلے جائیں یہاں سے۔۔"
نم لہجہ تھا۔۔

"میں تب تک یہاں ہی ہوں جب تک تم بتا نہیں دیتی کہ آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔"

"آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔ کیوں فکر ہے میری۔۔ جائیں جا کر اپنے نکاح کی تیاری کریں آپ۔۔"
ہلکی بلند بھیگی آواز میں نم آنکھیں لئے وہ بولی۔۔

"وہ بھی میں کر لوں گا۔۔ لیکن فلحال تمہارے مسائل سننا چاہتا ہوں۔۔"

خدیجہ کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا۔۔

"میں دیکھ رہا ہوں جب سے گھر میں نکاح کی بات ہوئی ہے۔۔ تمہارا رویہ ہی بدل چکا ہے۔۔ اکھڑی اکھڑی سی۔۔ بات سیدھے طریقے سے کی جارہی ہے مگر تم منہ پھاڑ جواب دے رہی ہو۔۔ اپنی پرابلم بتاؤ تا کہ حل نکال سکوں۔۔"

بغور اسکے گلابی چہرے کو دیکھتا وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔

"آپ ہیں میرا مسئلہ۔۔"

"میں تمہارے سامنے بیٹھا ہوں۔۔"

"آپ۔۔آپ چلے جائیں حازم۔۔"

اب کی بار بولتے آواز گلے میں ہی رندھی تھی۔۔

"چلا گیا تو پھر نہیں آؤں گا۔۔"

خدیجہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔اسکی آنکھیں، باتیں سنجیدہ تھیں۔۔وہ سچ کہہ رہا تھا۔۔وہ سچ کہتا تھا۔

اسکے جانے کی بات پر آنسو بے اختیار آنکھوں سے نکلتے گالوں کو بھگونے لگے تھے۔۔اور چند لمحوں بعد وہ پھر سے رونے لگی۔۔

حازم نے گہرا سانس چھوڑا تھا۔۔انتہائی ضدی لڑکی تھی وہ۔۔رو رو کر مر جائے گی مگر اپنے منہ سے اعتراف نہیں کرے گی۔۔انا کی دیوار بہت بلند بنا رکھی ہے۔۔

جھٹکے سے اٹھتی وہ الماری کی طرف گئی۔۔

حازم اسکے اٹھنے پر سوچوں سے نکلتا بھنوئیں اچکائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔جو کپڑے ہینگر سمیت بیڈ پر حازم کے قریب پھینک رہی تھی۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو۔۔آگ لگانے کے ارادے ہیں۔۔"

بیڈ سے اٹھتا وہ اسکی جانب بڑھا جو کوئی جواب دیے بغیر اپنے کام میں مصروف اب الماری کے نچلے حصے سے چھوٹا سا ہینڈ کیری نکال رہی تھی۔۔

"خدیجہ۔۔کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔"

"میں ماموں کی طرف جا رہی ہوں۔۔ عید انکی طرف کروں گی۔۔اور کوئی مجھے روکے گا نہیں۔۔"

حازم نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا جو کیری بیڈ پر رکھے اس پر جھکی تھی۔۔

"لگتا ہے روزے رکھ کر تمہیں دماغی کمزوری ہو چکی ہے۔۔"
کپڑے اسکے ہاتھ سے پکڑے واپس الماری میں رکھے تھے۔۔

"میرا دماغ ٹھیک ہے۔۔مجھے اپنا کام کرنے دیں حازم۔۔آپ بس جائیں یہاں سے۔۔"
کپڑے دوبارہ الماری سے پکڑتے بیڈ پر پھینکے۔۔

"تم اپنا نکاح چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔"
سنجیدگی سے اپنی بات کہے وہ خدیجہ کے جواب کے انتظار میں تھا۔۔جو مسلسل سر بیگ میں دیے ہوئے تھی۔۔

"ہاں۔۔کیونکہ مجھے آپکے نکاح میں۔۔"

وہ رکی تھی۔۔ہاتھ میں پکڑا ہینگر بیڈ پر رکھتی حازم کی جانب مڑی جو بازو سینے پر باندھا اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"اپنا۔۔"

بے یقینی سے پوچھا۔۔

"بلکل۔۔حازم امین اور خدیجہ حاکم کا نکاح۔۔"

لبوں پر ہلکی سی خوبصورت مسکان لئے وہ بولا تھا۔۔

خدیجہ کا منہ کھلا تھا۔۔اتنا بڑا مذاق۔۔حیرت اب غصے میں ڈھلنے لگی تھی۔۔

"پاگل بنایا آپ سب نے مل کر مجھے۔۔"

"تم پہلے سے ہی پاگل ہو۔۔بنانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔"

"حازم۔۔"

غم وغصے سے بھرپور لہجہ تھا۔۔

"تمہاری ضد کیلئے ضروری تھا۔۔"

"میں کسی کو معاف نہیں کروں گی۔۔"

بیڈ پر بیٹھتی وہ ناک سکوڑ کر بولی۔۔

"مت کرنا۔۔بس نکاح کر لینا۔۔"

اسکی جانب آتے وہ بولا۔۔

خدیجہ نے سر اٹھائے اسے دیکھا۔۔وہ اسی کا تھا۔۔دل سے ہر وسوسہ نکل گیا تھا۔۔

"کیا اب بھی کوئی اعتراض،انکار۔۔"

اسکے سر پر کھڑے پوچھا تھا۔۔

چند لمحے اسکے چمکتے چہرے کی جانب دیکھتے سر نفی میں ہلا دیا۔۔حازم کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔۔سر پر ہاتھ رکھے ہولے سے تھپتھپایا۔۔

"اٹھو اب اس پھیلاوے کو سمیٹو۔۔جذبات میں آ کر پوری الماری باہر نکال دی۔۔"

"آپ مدد کر دیں۔۔"

منہ بنائے اسے دیکھا۔۔

"شیور۔۔میں تمہیں انسٹرکٹ کرتا ہوں۔۔کہ الماری کیسے سیٹ کرتے ہیں۔۔"

مسکراہٹ دبائے مدد فراہم کی تھی۔۔

خدیجہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"آپ نکلیں یہاں سے۔۔میں خود کر لوں گی۔۔"

"کمرے سے ہی نکلنا ہے نا۔۔ کہ دل سے بھی نکال رہی۔۔"
شریر انداز تھا۔۔

"کمرے سے نکل جائیں بس۔۔دل کا آپ نے ٹھیکہ لے لیا ہے اب۔۔"
خدیجہ کی بات پر حازم کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔ سر ہلاتا وہ کمرے سے نکل گیا۔۔
پیچھے کھڑی خدیجہ نے شرمگیں مسکراہٹ کے ساتھ اپنا پھیلاوا سمیٹنا شروع کیا۔۔

****

گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر وہ راضی ہو چکی تھی۔۔

عشاہ کے بعد نکاح کی تقریب ہونی تھی۔۔ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ اپنی تیاری کو دیکھ رہی تھی۔۔

کریم کلر کی انارکلی فراک پر لال ڈوپٹہ اوڑھے وہ پیاری لگ رہی تھی۔۔آنکھوں کا کاجل کالی گھور آنکھوں کی چمک بڑھاتا اسکے حسن کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔میک اپ کے نام پر کاجل اور لپسٹک لگا رکھی تھی۔۔اتنی سی تیاری میں بھی وہ نکاح کی خوبصورت دلہن لگ رہی تھی۔۔

کمرے میں داخل ہوتی مسفرہ نے ستائشی انداز میں سر تا پیر اسے دیکھا۔۔

"ماشاءاللہ خدیجہ۔۔بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔اللہ نظرِ بد سے بچائے آمین۔۔"
گلے لگاتے اسے دعا دی تھی۔۔
خدیجہ اسکی دعا پر مسکرا دی۔۔

"حداد کہاں ہے۔۔؟"

"لان میں تیاری دیکھ رہے ہیں۔۔"

"تم بھی تیار رہو۔۔عید کے بعد آئیں گے ہم اپنی بنّو کا ہاتھ مانگنے۔۔"
اسکی تھوڑی کو تھامے شریر لہجے میں بولی۔۔

"چچی کہیں کوئی مسئلہ نہ کر دیں۔۔"

"چچی کی ایسی کی تیسی۔۔ تمہاری چچی کو تو میں دن میں تارے نہ دکھائے تو میرا نام بھی خدیجہ حاکم نہیں۔۔"

ڈوپٹے کا پلو تھامے ناک چڑھا کر بولی۔۔

"خدیجہ حازم بن چکی ہو گی تب تک تم۔۔"

خدیجہ اسکی بات پر مسکرائی تھی۔۔

"کتنا وقت ہے یار۔۔ گھٹن ہو رہی ہے ان کپڑوں میں۔۔"

"بس تھوڑا سا۔۔ نماز کے فوراً بعد رسم ہو جائے گی انشاءاللہ۔۔"
اسکا ہاتھ تھامے مسکرا کر بتایا۔۔

"نیچے چلیں۔۔"
خدیجہ نے پوچھا۔۔

"ہاں آ جاؤ۔۔ جب تک وہ آتے ہیں میں تمہاری تصویریں لے لیتی ہوں۔۔"
سر ہلاتی خدیجہ اسکا ہاتھ تھامے ایک نظر شیشے میں اپنے عکس کو دیکھتی کمرے سے نکل گئی۔۔

****

موتیے کے پھولوں سے سجے سٹیج پر بیٹھا خوبصورت جوڑا ایک دوسرے سے ہمیشہ کیلئے جڑ چکا تھا۔۔

گھر والوں کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے جن میں دادی سرفہرست تھیں۔۔جو سٹیج پر ہی کرسی سنبھالے بیٹھی تھیں۔۔

حداد کی نظر گاہے بگاہے سفید کیپری شرٹ میں ملبوس پیاری سی مسفرہ پر تھی۔۔جبکہ وہ خود بھی سفید کاٹن کے سوٹ میں ملبوس تھا۔۔

کھانے کے بعد مہمان رخصت ہو چکے تھے۔۔تقریب کا بھی اختتام ہو رہا تھا جب اپنی سیلفیاں لیتی خدیجہ کو حازم نے پکارہ۔۔

"لباس تبدیل نہیں کرنا۔۔میں کچھ دیر میں آؤں گا۔۔"
اسکے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ سٹیج سے اترتا اپنے دوستوں کو رخصت کرنے لان سے نکل گیا۔۔
حازم کے جانے کے بعد مسفرہ اسے سٹیج سے اتارتی گھر کے اندر لے آئی۔۔

"بہت خوش ہوں آج میں۔۔میرے بچوں کا نکاح بلاخر ہو ہی گیا۔۔نہیں تو کستوری نے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔۔"
شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ خدیجہ کو بھی لپیٹا تھا۔۔
سب گھر والے دبی دبی ہنسی ہنس دیے۔۔

"دادی۔۔آج میرا نکاح ہوا ہے۔۔آج تو چھوڑ دیں۔۔"
منہ بنائے وہ بولی تھی۔۔دادی نے قریب کرتے اسکا سر چوما۔۔

"خدیجہ، مسفرہ جاؤ بچو آرام کر لو اب۔۔کافی ٹائم کو گیا ہے۔۔"
سمیرا کے کہنے پر وہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

"ہاں آپ سب بھی آرام کر لیں۔۔ سحری کے لئے بھی جاگنا ہے۔۔"
صوفیہ نے بھی تائید کی تھی۔۔ جس کے بعد یکے بعد دیگرے سب اپنے کمروں کی جانب چل دیے۔۔

****

کمرے کا دروازے کھولتے ہی وہ رکا تھا۔۔بیڈ پر پاؤں لٹکائے وہ مزے سے موبائل چلانے میں مصروف تھی۔۔سب سے حیرت حازم کو اسکے کپڑوں کو دیکھ کر ہوئی تھی۔۔

لان کے سادہ سے سوٹ پر نکاح والا ڈوپٹہ اچھے سے اوڑھ رکھا تھا۔۔

سر نفی میں ہلاتا وہ آگے بڑھا۔۔

"کیا مضحکہ خیز عورت لگ رہی ہو۔۔"

اچانک آواز پر وہ چونکی۔۔

"عورت کسے بولا آپ نے۔۔"

کھڑے ہوتے ہاتھ کمر پر ہاتھ رکھے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔

"میں نے مضحکہ خیز بھی بولا ہے۔۔"

"آپ ہی کی بیوی ہوں۔۔"

کندھے اچکائے تھے۔۔حازم بیوی کے نام پر سر جھکائے مسکرا دیا۔۔

"تمہیں بولا تھا لباس مت بدلنا۔۔"

الماری کی طرف بڑھتا وہ بولا۔۔

"گرمی لگ رہی تھی اُس میں۔۔ویسے بھی دیکھ تو لیا تھا۔۔"

"غور سے نہیں دیکھا تھا۔۔"

الماری کا دروازہ بند کرتا وہ اسکی جانب آیا۔۔ہاتھ میں بیگ موجود تھا۔۔وہی بیگ جو شاپنگ والے دن خدیجہ نے اسکے ہاتھ میں دیکھا تھا۔۔

بیگ پر نظر پڑتے ہی وہ مسکرا دی۔۔

"یہ تو ہونے والی بیوی کیلئے تھا نا۔۔"

"ہاں اب ہو چکی بیوی کیلئے ہے۔۔"

مسکراتے اسے بیگ تھمایا۔۔

بیگ کھولتے اسے اندر رنگ برنگے جھمکوں کے ڈبے نظر آئے تھے۔۔

خدیجہ نے حیرت سے سر اٹھائے حازم کو دیکھا۔۔

وہ آج بھی جانتا تھا کہ خدیجہ جھمکوں کی دیوانی ہے۔۔

"بہت شکریہ۔۔ یہ بہت پیارے ہیں۔۔"
لہجے میں تشکر سموئے وہ پیاری سے مسکان کے ساتھ بولی۔۔

"تم سے کم۔۔"
حازم کے جواب پر وہ مسکرائی تھی۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔"
اترا کر بولتی وہ ہنس دی۔۔ اسے ہنستا دیکھ حازم آگے بڑھتا اسکے نزدیک ہوا تھا۔۔

سرخ ڈوپٹے میں لپٹا اسکا چہرہ تھامے اسکے بالوں پر بوسہ دیا۔۔ پیچھے ہٹتے حازم نے اسکا لال ہوتا چہرہ دیکھتے قہقہ لگایا۔۔

"بس اتنی سی بات کی مار ہو تم۔۔"
اسکی بات پر لال چہرے کے ساتھ مصنوئی گھوری ڈالتی بیگ تھامے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔
پیچھے کھڑے حازم کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔۔

****

"مسفرہ۔۔ مسفرہ چھت پر آؤ۔۔ چاند دیکھتے ہیں۔۔"

خدیجہ نے سیڑھیوں پر کھڑے مسفرہ کو پکارہ جو ہال میں سمیرا کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ سر ہلاتی وہ سمیرا سے معذرت کرتی خدیجہ کی جانب بڑھی۔۔

"کہیں بھی نہیں نظر آرہا ہے۔۔ایویں تو نہیں اعلان کر دیا عید کا۔۔؟"
نظر آسمان پر رکھے مسفرہ سے پوچھا۔۔

"ٹیلی سکوپ سے دیکھتے ہیں وہ خدیجہ۔۔عام آنکھ سے کم ہی نظر آتا ہے پہلے دن کا چاند۔۔"

"کیا ہو رہا ہے لڑکیو۔۔"
حداد کی آواز پر وہ دونوں مڑیں۔۔ جہاں دونوں بھائی کھڑے تھے۔۔

"چاند ڈھونڈ رہی ہے خدیجہ۔۔"
مسفرہ کے کہنے پر دونوں مسکرا دیے۔۔

حازم آگے بڑھتا خدیجہ کے نزدیک کھڑا ہوا۔۔
انہیں ساتھ دیکھتے مسفرہ اور حداد مسکراتے نیچے کی جانب بڑھ گئے۔۔

"کہاں تھے آپ۔۔"

"تمہارے دل میں۔۔"

دوبدو جواب آیا تھا۔۔

"وہ تو آپ بچپن سے ہی ہیں۔۔"

نظر آسمان پر رکھے مسکرا کر بتایا۔۔

"حازم۔۔وہ رہا چاند۔۔"

اسکا تھامے انگلی کی مدد سے چاند کی طرف اشارہ کیا۔۔

حازم کی نظریں ہنوز خود پر محسوس کرتے سوالیہ انداز میں اسکی جانب دیکھا۔۔

"میرا چاند تو میری دہلیز پر ہے۔۔"

ہلکی سی مسکان کے ساتھ بولتا وہ خدیجہ کے دل کو بے حد خوبصورت لگا تھا۔۔

اسکا تھاما ہوا ہاتھ اٹھائے عقیدت سے لبوں سے لگایا تھا۔۔حازم اسکی ادا پر کھل کر مسکراتا اسے اپنے نزدیک کرتا سینے سے لگا گیا۔۔

کھلے آسمان تلے عید کے چاند کی مدھم سی روشنی میں دو خوبصورت دل ایک دوسرے کیلئے دھڑک رہے تھے۔۔

عید کی نماز کے بعد سب مرد حضرات گھر میں داخل ہوتے، گھر والوں کی جانب بڑھے۔۔دادی سے عید ملنے اور دعائیں لینے کے بعد وہ سب ہال ہی میں بیٹھے تھے۔۔جبکہ حداد ہمیشہ کی طرح کھانے کی خاطر کچن کی طرف لپکا۔۔

کچن میں کھڑی مسفرہ کو دیکھتا وہ شریر سا مسکرایا تھا۔۔پیچھے کسی کی ناموجودگی کی تسلی کرتا وہ آگے بڑھا۔۔

"عید مبارک مسفرہ جواد۔۔"

پیچھے سے سرگوشی کے انداز میں بولتا وہ مسفرہ کا تراہ نکال گیا تھا۔۔

"ڈرا دیا تھا حداد۔۔"

اسکے انداز پر حداد زور سے ہنسا تھا۔۔

"خیر مبارک۔۔آپکو بھی عید مبارک۔۔"

"خیر مبارک۔۔ کھانے میں کیا ہے۔۔"

چھوٹتے ہی کھانے کا پوچھا۔۔

"بہت کچھ ہے۔۔ آنٹی آجائیں پھر ٹیبل سیٹ کرتے ہیں۔۔"

ٹرائفل کا باؤل فریج میں رکھتے بتایا۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔"

بلیک لانگ فراک میں ملبوس مسفرہ کو دیکھتا وہ بولا۔۔

لمبے بال ڈھیلے سے جوڑے میں مقید تھے۔۔ کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے ڈالے وہ سیدھا حداد کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

"یہ کالی آبشار بہہ جاتی تو عید اور بھی خوشگوار ہو جاتی۔۔"

اشارہ اسکے بندھے ہوئے بالوں کی جانب تھا۔۔ مسفرہ اسکی بات پر مسکرا دی۔۔

"یاد آیا۔۔"
کچھ یاد آنے پر وہ مکمل اسکی جانب گھومی تھی۔۔
"عیدی نکالیں زرا۔۔"

"مجھے رکھ لو عیدی کے طور پر۔۔"
حداد کے شریر مسکان کے ساتھ کہی بات پر وہ کھل کر ہنس دی۔۔

"تم سے بھی عیدی چاہیے۔۔"

"وہ کیا۔۔"
مسفرہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

"پکوڑے بنا دو پلیز۔۔"
التجائیہ انداز تھا۔۔

"اُف حداد۔۔آج تو بخش دیں۔۔"

"اب ساری زندگی نہیں بخشنا تمھیں۔۔ چلو شاباش شروع کرو۔۔میں زرادلہن صاحبہ سے مل آیا۔۔"

بڑی سی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتا وہ کچن سے نکل گیا۔۔

"شام میں بناؤں گی۔۔ تیار ہو کر گرمی نہیں کھانی میں نے۔۔"

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ بھی اسکے پیچھے ہی کچن سے نکل گئی۔۔

****

اپنے کمرے سے نکلتے حازم کی نظر سیڑھیوں سے اترتی سرخ لانگ فراک میں ملبوس خدیجہ پر پڑی۔۔

حازم کو دیکھتی وہ تیزی سے اسکی جانب آئی۔۔

"عید مبارک حازم۔۔"

چہکتا ہوا انداز تھا۔۔

"خیر مبارک جی۔۔آپکو بھی عید مبارک۔۔"

"خیر مبارک۔۔"

مسکرا کر جواب دیا۔۔

"تم کیا ترکی کا جھنڈا بنی گھوم رہی ہو۔۔"

اسکے لال لباس پر چوٹ کی تھی۔۔

"دادی کہتی ہیں۔۔ نئ نویلی لہن کو سج سنور کر رہنا چاہیے۔۔"
اترا کو بتایا گیا۔۔

"اور اتنا سج سنور کر کس لئے رہنا چاہیے۔۔؟"

"اپنے شوہر کیلیئے اور کس لئے۔۔"

"اور غریب شوہر آدھے دن کے بعد دیکھ رہا ہے یہ سجاوٹیں۔۔"
مسکرا کر طنز کیا تھا۔۔

"اچھا زیادہ باتیں مت کریں۔۔ عیدی لائیں میری۔۔"
ہتھیلی حازم کے سامنے پھیلائی تھی۔۔

"منہ دکھائی لینے کی عمر ہے تمہاری۔۔اور تم عیدی مانگ رہی ہو۔۔"
مسکراہٹ دبائے شرارتی لہجہ اپنایا۔۔

"چلیں منہ دیکھ کر عیدی دے دیں۔۔"

"منہ ہر وقت ہی دیکھتا ہوں۔۔"
اب وہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

"حازم عیدی دے دیں آرام سے نہیں تو ہٹ جائیں راستے سے۔۔"
تنگ آتے اس نے منہ بنایا تھا۔۔

"بھائی کیا کرتے ہیں۔۔ دو دن کی دلہن ہے ہماری۔۔ عیدی کی بجائے آپ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ دیں۔۔"

حداد کی آواز پر دونوں نے حداد اور اسکے پیچھے آتی مسفرہ کو دیکھا۔۔

حداد نے خدیجہ کے گرد کندھے پھیلائے اسکے سر پر بوسہ دیا تھا۔۔ جس پر خدیجہ نے مسکراتے اسکے بال بکھرائے تھے۔۔

"جان نہیں چاہیے عیدی چاہیے۔۔"

خدیجہ کی بھی ایک ہی رٹ تھی۔۔

"بھائی میری عیدی بھی۔۔"

مسفرہ کی آواز پر تینوں اسکی جانب دیکھتے مسکرائے تھے۔۔

"کیوں نہیں مسفرہ۔۔ تمہیں عیدی تمہاری بہن پلس بھابھی دیں گی۔۔"

کہتے ہی اس نے والٹ خدیجہ کے ہاتھ پر رکھا تھا۔۔

خوشی سے کھلتے چہرے کے ساتھ وہ شکریہ ادا کرتی مسفرہ کا ہاتھ پکڑے ہال کی جانب لے گئی۔۔

حازم اور حداد بیک وقت سر نفی میں ہلاتے ہنس دیے۔۔

****

موسم قدرے خوشگوار ہو گیا تھا۔۔سب گھر والے لان میں اکٹھے ہوئے بیٹھے تھے۔۔لڑکیاں حداد سے تصویریں کھنچوانے میں مصروف تھیں جبکہ حازم اپنا کیمرہ زوم کئے اپنی زوجہ کی تصویریں لینے میں مگن تھا۔۔

"وے شُرلیواِتھے آؤ۔۔اپنے ای منہ ڈنگے سدھے کری جاندے او۔۔ساڈی تصویر وی بناؤ۔۔آجا حازم ادھر کستوری، مسفرہ سب میرے پاس آجاؤ۔۔حداد تو بنا تصویر زرا سونی جئی کر

کے۔۔"

"میرے ساتھ کیا دشمنی ہے بتول بیگم۔۔ٹائمر لگا کر میں بھی آیا۔۔"
موبائل سٹینڈ پر سیٹ کر کے ٹائمر لگاتے وہ نیچے بیٹھے خدیجہ حازم اور مسفرہ کے ساتھ دادی کے قدموں میں بیٹھ گیا جبکہ بڑے سب اوپر کرسیوں پر براجمان تھے۔۔
چند سیکنڈز کے بعد ایک خوبصورت یاد خوبصورت لوگوں کے مسکراتے چہروں کے ساتھ ہمیشہ کیلئے قید ہو گئی۔۔۔۔

<<<<<ختم شد>>>>>